Regd. No. E.P. 67
رجسٹرڈ نمبر ای۔ پی۔ ۶۷

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ
چھ روپے
ششماہی ۵۰-۳
ممالک غیر ۵۰-۷
فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے

جلد ۶ || ۱۷ اخاء ۱۳۳۶ہش ۲۲ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۷ء || نمبر ۴۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۲ اکتوبر۔ کل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ناسازیٔ طبع اور گرمی کی غیر معمولی شدت کے باعث نماز جمعہ نہیں پڑھا سکے۔ اور اجتماع خدام الاحمدیہ کے افتتاح کے لئے بھی تشریف نہیں لے جا سکے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۱ اکتوبر۔ مجلس خدام الاحمدیہ کا سولہواں سالانہ اجتماع شروع ہو گیا۔ رسم افتتاح محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ادا فرمائی۔

۱۱ اکتوبر۔ مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کے ہاں دوسرا فرزند تولد ہوا۔ نومولود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پوتا اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کا نواسہ ہے۔ ادارہ بدر دلی مبارکباد عرض کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی اور لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔

— کچھ عرصہ سے محترم ملک عبد الرحمن صاحب خادم امیر جماعت احمدیہ گجرات شدید بیمار ہیں احباب ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۱۵ اکتوبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال خیریت سے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

قادیان میں جماعت احمدیہ کا چھیاسٹھواں سالانہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا

پرامن روحانی ماحول میں منعقد ہونے والے جلسہ کی روح پرور تقاریر

مسلم و غیر مسلم سامعین کا عقیدت مندانہ اجتماع

(منجانب نظارت دعوت و تبلیغ قادیان)

الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ کا چھیاسٹھواں سالانہ جلسہ قادیان میں ۶، ۷، ۸ اکتوبر ۱۹۵۷ء منعقد ہو کر بفضل تعالیٰ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس بابرکت جلسہ میں حسب سابق بھارت کے دور دراز کے مختلف صوبوں مثلاً بنگال۔ اڑیسہ بہار۔ یوپی۔ آندھرا کیرالہ۔ مدراس۔ میسور۔ بمبئی اور کشمیر وغیرہ سے احباب جماعت تشریف لا کر شامل ہوئے۔ بیرونی ممالک میں سے پاکستان اور انڈونیشیا سے بعض احباب بھی تشریف لائے۔

اس مرتبہ افسوس کہ بعض ملکی حالات کی ناسازگاری کی وجہ سے پاکستانی زائرین کا قافلہ نہ آ سکا جس میں کم از کم دو صد افراد کے آنے کی توقع تھی۔ بلکہ اگر بین المملکتی حالات اجازت دیتے تو دو صد سے کہیں زیادہ احباب اس مقدس بستی کی زیارت اور جلسہ کی برکات سے مستفید ہونے کے لئے تشریف لے آتے۔ جیسا کہ گزشتہ جلسہ سالانہ پر ہوا تھا کہ گو قافلہ کی باقاعدہ اجازت نہ مل سکی تھی مگر ویزا کی سہولت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ساڑھے تین صد افراد پاکستان سے تشریف لے آئے تھے۔ حالانکہ عین جلسہ کے ایام میں متواتر برسات کی وجہ سے راستے مسدود اور دشوار گذار تھے۔ بہرحال امسال نہ تو پاکستانی قافلہ کی اجازت مل سکی۔ اور نہ ملکی حالات کی مجبوری کی وجہ سے زائرین کے لئے ویزا کی سہولت بہم پہنچ سکی۔ اور سینکڑوں پاکستانی احمدی زائرین کے جذبات عقیدت بین المملکتی تعلقات کی کشیدگی اور ناسازگاری کی نذر ہو گئے۔ قادیان کے درویش جنہیں پاکستان سے اپنے بھائیوں۔ بہنوں۔ ماؤں اور دوسرے عزیزوں کے آنے کی امید تھی۔ دل مسوس کر رہ گئے۔ اور یہ دعائیں کرنے لگے۔ کہ اے ہمارے قادر و توانا خدا دونوں پڑوسی ملکوں کو درست فرما دے تا کہ یہ جذبات کشیوں کا دور ختم ہو۔ قادیان اور مضافات قادیان کے غیر مسلموں کو بھی قافلہ کے نہ آنے کی وجہ سے ایک صدمہ ہوا۔ اور کئی لوگوں نے اس امر پر اظہار تاسف کیا کہ اس مرتبہ قافلہ نہیں آ سکا۔

ان حالات کا اثر جلسہ کی حاضری پر پڑنا لازمی تھا۔ چنانچہ گزشتہ سالوں کی نسبت اس سال حاضری میں غیر معمولی کمی آ گئی۔ ایک بڑی وجہ یہ بھی ہوئی۔ کہ گزشتہ کئی سالوں سے ستمبر اور اکتوبر کے مہینوں میں غیر معمولی بارشیں ہوا کرتی تھیں۔ اور قادیان اور مضافات کا کاشتکار طبقہ زمینوں میں پانی کی وجہ سے فارغ ہوا کرتا تھا۔ اور غیر مسلم دوست کثرت کے ساتھ جلسہ میں آ جاتے تھے۔ مگر امسال چونکہ ستمبر کا پورا مہینہ اور نصف اکتوبر بھی اب تک خشک رہا اس لئے کاشتکار طبقہ فصلوں کی بوائی وغیرہ کے کاموں میں اتنا مصروف تھا کہ وہ جلسہ کے لئے وقت نکال ہی نہ سکتا تھا۔ چنانچہ اس کا بھی جلسہ کی حاضری پر اثر پڑا۔

لیکن جلسہ کی حاضری کو کامیابی کا معیار قرار نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ جلسہ کی اصل غرض یہ نہیں کہ جلسہ گاہ کھچا کھچ بھری ہوئی ہو۔ بلکہ ہمارے اس جلسہ کی غرض و غایت روحانیت پر مبنی ہے۔ اور وہ یہ کہ بیرونی جماعتوں کے احباب اس مقدس بستی میں تشریف لا کر اس کی زیارت کریں اور روحانیت کے جان بخش پانی سے سیراب ہو کر واپس جائیں۔ اور پھر ایک نئے روحانی جوش اور ولولے کے ساتھ اپنی اپنی جماعتوں کی تربیت کریں۔ اور اس طرح ہر سال روحانی سبق کی تجدید ہوتی رہے۔ سو الحمد للہ کہ یہ غرض گزشتہ کی طرح امسال بھی باحسن طریق پوری ہوئی۔ اور ہندوستان کے بیشتر صوبوں اور دور دراز علاقوں کے مخلصین سفر و خرچ کی صعوبتیں برداشت کر کے تشریف لائے۔ اور اپنے ساغر روحانیت کو سے سے بھر کر واپس لے گئے۔ جسے وہ خود پئیں گے اور اپنی جماعتوں کو پلائیں گے۔

انتظامات جلسہ

حسب سابق مردانہ و زنانہ جلسہ گاہ کی تیاری قبل از وقت درویشان کرام کی محنت و کوشش سے تسلی بخش طور پر کی جا چکی تھی۔ موسم کی مناسبت کے پیش نظر جلسہ گاہ میں دھوپ سے بچاؤ کے لئے بڑے بڑے سائبان لگائے گئے تھے معززین کے لئے کرسیاں بچھائی گئیں تھیں۔ لاؤڈ سپیکروں کا خاطر خواہ انتظام تھا۔ مردانہ جلسہ کی ساری کارروائی لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ زنانہ جلسہ گاہ واقعہ احاطہ مولوی عبد المغنی صاحب مرحوم میں سنی جاتی رہی۔

حکام کا تعاون

جلسہ کے انتظامات کے سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ حکام کی طرف سے ہمیں پورا تعاون حاصل رہا۔ مقامی پولیس چوکی کے انچارج جناب سردار اد جاگر سنگھ صاحب اے۔ ایس آئی اور جناب بخشی وشوا متر صاحب ڈی۔ ایس۔ پی گورداسپور قیام امن کے لئے خود جلسہ گاہ میں تشریف فرما رہے۔ جس کے لئے ہم ان کے شکر گذار ہیں۔

خدام الاحمدیہ کا تقریری مقابلہ

بھارت اور پاکستان سے آنے والے اکثر احباب ۵ اکتوبر کی شام کو ہی دار الامان پہنچ گئے تھے۔ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام ۵/۶ اکتوبر کی درمیانی شب کو مسجد اقصیٰ میں تقریری مقابلہ کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں متعدد خدام نے تقاریر کیں۔ ایسے مقابلے مجلس کے زیر اہتمام پہلے بھی ہوتے رہے ہیں جن کی غرض یہ ہوتی ہے کہ جماعت کے نوجوان اپنے اندر تقریری قابلیت پیدا کریں۔ اول اور دوم آنے والوں کو کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق انعامات بھی تقسیم کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ یہ جلسہ بھی خدا کے فضل سے کامیاب رہا اور باہر سے تشریف لانے والے احباب پر اس کا اچھا اثر رہا کہ قادیان میں تعلیم حاصل کرنے والے نوجوان خدا کے فضل سے آئندہ سالوں میں اچھے مقرر اور اچھے مبلغ بننے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

جلسہ کا پہلا دن

شائع شدہ پروگرام کے مطابق [illegible] احمدیہ جلسہ گاہ میں جلسہ کے پہلے دن کا پہلا اجلاس زیر صدارت محترم جناب مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل امیر مقامی ناظر اعلیٰ منعقد ہوا۔ آپ نے اپنی افتتاحی تقریر میں جلسہ کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ بعثت انبیاء کی غرض و غایت دنیا میں ہدایت و ارشاد کی تخم ریزی کرنا ہوتی ہے۔ اور وہ اپنے اس عظیم الشان کارنامہ کی وجہ سے اقوام عالم میں ایک ممتاز حیثیت حاصل کر لیتے ہیں۔ کیونکہ وہ ایک ایسے کام کو محیر العقول طور پر سرانجام دیتے ہیں۔ جو اس وقت کی موجودہ دنیا کا کوئی بھی دوسرا انسان سرانجام نہیں دے سکتا۔ یعنی وہ بغیر کسی ظاہری ہتھیار کے لوگوں کے دلوں کو فتح کرتے ہیں۔ اس کا طبعی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ جس بستی میں پیدا ہوتے

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہیں اللہ تعالےٰ اس بستی کو بھی ایک امتیازی شان بخشتا ہے۔ چنانچہ قادیان کی بستی بھی اللہ تعالےٰ کا ایک زبردست نشان ہے۔

صدر محترم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خطبہ حجۃ الوداع کا وہ حصہ پڑھا جس میں حضور صلعم نے مکہ مکرمہ کو اپنی بعثت کے باعث ارض حرم قرار دیا ہے۔ اس خطبہ سے استدلال کرتے ہوئے صاحب صدر نے فرمایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد قادیان بھی ارض حرم کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ اور ایسے مقدس مقامات کے وہ اوقات خاص طور پر قابل قدر ہوتے ہیں۔ جن میں رشد و ہدایت کی کوئی اجتماعی جد و جہد کی جاتی ہے اس اعتبار سے قادیان کا یہ جلسہ سالانہ ایک مخصوص حیثیت رکھتا ہے۔ یہ ایک خالص روحانی اجتماع ہے۔ اور آج ہم طہارت نفس اور تزکیہ قلوب کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ اس موقعہ سے پورا پورا فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنے اقوال و افعال گفتار و کردار کو اس رنگ میں ڈھالیں اور اس طرح ذکر و عبادت کریں کہ ہمارا یہ روحانی اجتماع انفرادی اور اجتماعی ہر دو لحاظ سے نفع رساں ہو

اجتماعی دعا اس کے بعد آپ نے بھارت اور بیرونجات کے احباب کے دعائیہ ٹیلیگرام اور خطوط سنا کر دعا کی تحریک فرمائی۔ کہ ان درخواست کنندگان کے لئے، اپنے پیارے امام کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے۔ جماعت کی ترقی کے لئے۔ امن و امان کے قیام کے لئے اور ملکی حالات کے خوشگوار ہونے کے لئے تمام دوست دعا کریں۔ چنانچہ آپ نے جملہ حاضرین سمیت دعا فرمائی۔

حضور کا پیغام تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترم جناب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ جو حضور نے اسی جلسہ کے لئے ارسال فرمایا تھا۔

اس پیغام میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"قادیان کو (جماعت احمدیہ کا) مرکز بنانے کا فیصلہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا تھا اور ہندوستان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی خدا تعالےٰ نے بھیجا تھا۔ خدا تعالےٰ جب کسی ملک میں مامور بھجواتا ہے تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ اس کام کے چلانے کی ذمہ داری اس ملک والوں پر ہوتی ہے میرا پیغام تو یہی ہے کہ ہندوستان کے اصحاب ربوہ اور پاکستان کی طرف للچائی ہوئی نگاہوں سے دیکھنے کی عادت چھوڑ دیں اور اس بات کو پوری طرح ذہن نشین کریں کہ مرکز احمدیت خدائی فیصلہ کے مطابق ہندوستان ہے۔ اور شہروں کے لحاظ سے قادیان ہے"۔

آپ نے فرمایا:-

"بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ شاید لڑائی کے سوا پاکستان اور ہندوستان آپس میں جمع نہیں ہو سکتے۔ لیکن یہ محض مایوسانہ خیالات ہیں۔ اگر اسلام مشرقی پنجاب اور اس کے ساتھ متی صوبوں میں بھی پھیل جائے تو پاکستان اور ہندوستان کے دل فوراً مل جائیں گے۔ اور بغیر لڑائی کے متحد ہو جائینگے پس خدائی ذرائع کو اختیار کرو تا کہ انسانی وحشیانہ خیالات کے پھیلنے کا موقعہ نہ ملے خدائی ہتھیار یہی ہوتا ہے کہ دلوں کی صفائی ہو اور انسانی ہتھیار یہ ہوتا ہے کہ سر کاٹا جائے۔ پس خدائی ہتھیاروں کی طرف توجہ کرو تا کہ انسانی ہتھیاروں کی ضرورت ہی نہ رہے"

اس طرح حضور کے اس بصیرت افروز پیغام سے قادیان کی مرکزیت اور احباب جماعت احمدیہ ہندوستان کی ذمہ داریاں واضح ہو جاتی ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ گو قادیان ساری دنیا کی جماعت احمدیہ کا مرکز ہے مگر موجودہ حالات میں حقیقت یہی ہے کہ قادیان کی مرکزیت کو قائم رکھتے ہوئے اسلام کی خدمت کرنا اور بنی نوع انسان کی بہبودی کے کام کرنے کی زیادہ تر ذمہ داری جماعتہائے احمدیہ بھارت کے سر ہے اور مرکزی اداروں اور درویشوں کے تمام اخراجات کا انتظام جماعتہائے بھارت کے ذمہ ہے۔ دراصل حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے پیغام میں مرکز قادیان کی جو تفویض بھارت کی جماعتوں کو ہوئی ہے یہ بھارت کی جماعتوں کی خوش قسمتی ہے اور ان کے لئے باعث صد افتخار کہ موجودہ حالات میں جبکہ پاکستان یا دوسرے ممالک کی جماعتوں کے لئے قادیان کی خدمت کرنے میں ایک روک پیدا ہو چکی ہے اس عظیم الشان خدمت کا موقعہ صرف بھارت کی جماعتوں کو مل رہا ہے۔ اگر پہلے بھارت کی کوئی جماعت یا فرد یہ سمجھتا تھا کہ قادیان کی خدمت کا بار ساری دنیا کی احمدیہ جماعتوں کو مل کر اُٹھانا چاہیئے۔ تو حضور کے اس پیغام کے بعد اس کا کوئی موقعہ نہیں دیا۔ اور گو خدا کے فضل سے بھارت کی جماعتیں پہلے ہی یہ خدمت انجام دے رہی ہیں۔ مگر اس تخصیص کے بعد ان کے لئے یہ امر فخر کا باعث بن گیا ہے۔

تقریر مولوی بشیر احمد صاحب فاضل حضور کے پیغام کے بعد مولوی بشیر احمد صاحب فاضل عربی و سنسکرت نے شری کرشن جی مہاراج۔ شری رامچندر جی اور مہاتما گوتم بدھ جی کی سیرت اور تعلیمات پر تقریر کی جو ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے نقطۂ نظر سے سنت الٰہیہ کے مطابق بعثت انبیاءؑ پر خیالات کا اظہار فرمایا۔ آپ نے

ان من امة الا خلا فیها نذیر

سے استدلال کر کے ثابت کیا کہ ہر قوم میں خدا کے مامور نبی اور اوتار آتے رہے ہیں۔ اور اس نعمت سے کوئی قوم بھی محروم نہیں رہی۔ اور اسی قرآنی آیت کی روشنی میں ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ہندوستان میں بھی خدا کے انبیاء مبعوث ہوئے چنانچہ ہم کرشن جی رامچندر جی اور مہاتما بدھ کی نبوت کے قائل ہیں۔ فاضل مقرر نے ان تینوں اوتاروں کے روح پرور سوانح بیان فرمائے۔

آپ نے ہندوؤں کے جلیل القدر اوتار شری کرشن جی مہاراج کی پیدائش طفولیت اور بعثت کے حالات بیان کرتے ہوئے مہابھارت پر روشنی ڈالی۔ ارجن اور کرشن کے مکالمہ کا ذکر کیا اور گیتا کے شلوک پڑھ کر بتایا کہ شری کرشن جی نیکی کی اشاعت کرتے تھے۔

اسی طرح آپ نے شری رامچندر جی کی زندگی کے حالات بیان کئے۔ رامچندر جی کی تاجپوشی کے لئے تیاری۔ کیکئی کی عداوت اور چودہ سال کی جلا وطنی کا مفصل ذکر کیا۔

تقریر مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ مدراس اس کے بعد مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ مدراس نے "ہستی باری تعالیٰ" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جو ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ آپ نے ہستی باری تعالےٰ کے ثبوت میں سائنسدانوں کے اقوال کے ساتھ شری باوا نانک رح کے شبد بھی سنائے۔ جس سے تقریر کا لطف دوبالا ہو گیا۔ آپ نے مختلف اہل مذاہب کے نقطۂ نظر سے خدا تعالےٰ کی ہستی کے ثبوت پیش کئے۔ کارخانہ عالم اور کائنات کی محیر العقول موجودات سے وجود الٰہی پر استدلال کیا۔ اور پھر عقیدہ وجود باری تعالےٰ کے متعلق اکثریت کے مذہب کو پیش کیا کہ دنیا کی تمام قومیں کسی نہ کسی رنگ میں اللہ تعالےٰ کی ہستی پر یقین رکھتی ہیں۔

اس کے بعد آپ نے قرآن مجید کے پیش کردہ دلائل۔ دنیا کے صادقوں اور راستبازوں کے اقوال پیش کئے۔ جو وجود باری تعالےٰ پر زبردست دلیل ہیں حضرت ابراہیمؑ و حضرت موسےٰ علیہما السلام کے ساتھ الٰہی تائید اور نصرت کے واقعات سنائے۔ نیز قبولیت دعا اور پیشگوئیوں کے پورا ہونے سے استدلال کیا۔ آپ کی تقریر کو سامعین نے بہت پسند کیا اور توجہ سے سنا۔

اس کے بعد نماز ظہر و عصر کے لئے اجلاس ملتوی ہو گیا۔

دوسرا اجلاس

نماز ظہر و عصر کے بعد اڑھائی بجے دوسرا اجلاس مکرم جناب بی۔ ایم عبدالرحیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بنگلور کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج دار التبلیغ بمبئی نے "حضرت بابا نانک رح اور سکھ گوروؤں کی سیرت و سوانح" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے پہلے اللہ تعالیٰ کی یہ سنت بیان کی کہ اللہ تعالےٰ نے ہمیشہ انبیاء اور اولیاء کے ذریعہ اقوام عالم کی رہنمائی کرتا آیا ہے چنانچہ مختلف زمانوں اور مختلف ممالک میں اللہ تعالےٰ نے اپنے برگزیدہ انسان بھجوائے۔ اور پھر انبیاء کے گذر جانے کے بعد ان کے جلائے ہوئے چراغ کو روشن رکھنے کے لئے اور وجود وں کو پیدا کیا۔ جو صوفی اور ولی کہلائے۔ یہ لوگ انبیاء کے روشن کردہ روحانی چراغوں سے اپنی معرفت اور گیان کے چراغ جلاتے ہیں۔ اور اپنے ارد گرد کے ماحول کو اس روشنی سے منور کر دیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت بابا نانک رح بھی انہی صوفیا اور اولیاء میں سے تھے۔ اور آپ نے آج سے پانچ سو سال پیشتر ہندو سماج کی اصلاح اور سدھار نیز ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان خوشگوار تعلقات پیدا کرنے اور دونوں قوموں کی باہمی غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے عظیم الشان کام کیا۔ بابا نانک رح رحمۃ اللہ علیہ بچپن ہی سے معرفت اور گیان کی طرف رجحان رکھتے تھے چنانچہ آپ نے فطری صلاحیت سے دینی اور دنیوی علوم سیکھے اور بے مثال جذبہ خدا پرستی کی وجہ سے اہل اللہ کہلائے اور ہندوؤں اور مسلمانوں میں یکساں مقبول ہوئے۔ آپ نے دینیوں اور ظالموں کے خلاف آواز اُٹھائی اور غریبوں اور بیکسوں کا سہارا بن کر خواص و عوام میں مقبولیت حاصل کی۔

مولوی صاحب نے بابا نانک دیو جی کے کشف و کرامات کے متعدد واقعات (باقی ص۱۲ پر)

خطبہ جمعہ

ایک حقیقی مومن رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چل کر خدا تعالیٰ کا مقرب بن سکتا ہے

جب انسان قربِ الٰہی کے لئے کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی عرش سے اُتر کر اس کے قریب آجاتا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۰ ستمبر ۱۹۵۷ء بمقام ربوہ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
قرآن کریم میں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

دنیٰ فتدلّٰی فکان قاب
قوسین او ادنیٰ
(سورہ نجم ع۱)

یعنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ سے ملنے کے لئے اس کے قریب ہوئے اور خدا تعالیٰ بھی آپ کی ملاقات کے لئے اوپر سے نیچے آگیا۔ اس آیت میں "تدلّٰی" کا جو لفظ استعمال کیا گیا ہے یہ "دلو" سے نکلا ہے۔ جس کے معنے ڈول کے ہیں۔ عربی زبان میں بعض اوقات واؤ یا سے بدل جاتی ہے۔ اور لغت میں "دلی" کے معنے "ارسل الدلو فی البئر" کے لکھے ہیں۔ اس نے ڈول کو کنوئیں میں لٹکایا۔ گویا اس لفظ سے اوپر سے نیچے جانے کے معنے نکلتے ہیں۔ اسی طرح

تدلّٰی کے معنے

لغت میں تواضع کے لکھے ہیں۔ یعنے باوجود بلند شان ہونے کے دوسرے کے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ گے جھک گیا۔ یا دوسرے لفظوں میں یہ کہ اپنی مرضی کو اس کی مرضی کے تابع کر دیا۔ پس "تدلّٰی" کے معنے یہ ہوئے کہ خدا تعالیٰ نے بہت بلند اور اعلےٰ شان رکھنے کے باوجود محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لئے نیچے کی طرف جھکا۔

اسی مضمون کو ایک اور آیت واضح کرتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ والعمل الصالح یرفعہ (فاطر ع۲) یعنے جب کوئی شخص اعمال صالحہ بجا لاتا ہے۔ تو وہ اس کو اونچا کر دیتے ہیں۔ یعنی مومن عمل صالحہ کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے قریب ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ عرش سے اتر کر اُس کی طرف آجاتا ہے۔ جیسے

رمضان المبارک کے ذکر میں

قرآن کریم کے ایک دوسرے مقام میں آتا ہے کہ

واذا سألك عبادی
عنّی فانّی قریب اجیب
دعوۃ الداع اذا دعان
(بقرہ ع ۲۳)

یعنے جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں۔ تو تو انہیں کہہ دے کہ میں ان کے قریب ہوں۔ اور میں ہر پکارنے والی کی پکار کو سنتا ہوں۔ یہ وہی تدلّٰی ہے جس کا "دنیٰ فتدلّٰی" میں ذکر آتا ہے۔ گویا خدا تعالیٰ تو عرش پر بیٹھا ہے۔ لیکن جب کوئی انسان اس سے "دلو" کرتا ہے۔ اور اعمال صالحہ کے ساتھ

خدا تعالیٰ کے قریب

ہوتا ہے۔ اور اس سے دعائیں کرتا ہے تو خدا تعالیٰ بھی اس کے نزدیک آجاتا ہے۔ اور اس طرح وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا روحانی رنگ میں شاگرد ہوجاتا ہے۔ غرض "دنیٰ فتدلّٰی" نے ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ ایک سچے مسلمان کے لئے یہ راستہ کھلا ہے۔ کہ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چل کر خدا تعالیٰ کے قریب ہو۔ اور پھر خدا تعالیٰ بھی اس کے نزدیک آجائے۔ گویا جس طرح کنوئیں پر کھڑے ہو کر جب کوئی شخص ڈول لٹکاتا ہے۔ تو وہ نیچے آجاتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ بھی اپنے آپ کو انسان کے قریب کر دیتا ہے۔ مگر جب کوئی ڈول کنوئیں میں لٹکاتا ہے تو ڈول صرف پانی کے قریب ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ پانی سے بھر بھی جاتا ہے۔ اسی طرح انسان صرف خدا تعالیٰ کے قریب ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ خدائی نور سے بھی بھر جاتا ہے۔ آخر جب کوئی شخص ڈول کو کنوئیں میں لٹکاتا ہے تو اس کی یہ غرض نہیں ہوتی۔ کہ وہ اسے کنوئیں سے خالی نکال لے۔ بلکہ اس کی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ اس میں پانی بھر جائے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ جب اپنے آپ کو کسی انسان کے قریب کر دیتا ہے۔ تو وہ صرف قریب ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ اسے

اپنے اندر جذب کر لیتا ہے

پھر جس طرح ڈول نیچے جاکر پانی اپنے اندر لے لیتا ہے۔ اور پھر وہ اوپر کو اُٹھتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ بھی ایسے انسان کو "کھینچ" کر آسمان کی طرف لے جاتا ہے۔ گویا اس پر وہی مثال صادق آتی ہے۔ جو انجیل میں حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق بیان ہوئی ہے۔ کہ وہ آسمان پر اُٹھایا گیا۔ اور خدا کی داہنی طرف بیٹھ گیا (مرقس باب ۱۶، آیت ۱۹) کیونکہ جب خدا تعالیٰ کسی انسان کو عرش پر لے جائے گا۔ تو وہ اس کے داہنی طرف ہی بیٹھے گا۔ مگر انجیل میں تو صرف حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق آتا ہے۔ کہ وہ آسمان پر اُٹھائے گئے۔ اور خدا تعالیٰ کی داہنی طرف بیٹھ گئے۔ لیکن اسلام کہتا ہے کہ ہر مومن جو خدا تعالیٰ کے قریب ہوگا۔ وہ اس کی دائیں جانب عرش پر جا بیٹھے گا۔ یا یوں کہو کہ وہ اس کی گود میں بیٹھ جائے گا۔ اور

جو شخص خدا تعالیٰ کی گود میں ہو

ظاہر ہے کہ اسے کوئی نقصان نہیں پہونچا سکتا۔ نقصان اسی کو پہنچایا جا سکتا ہے جو خدا تعالیٰ سے دور ہو۔ اگر کوئی دشمن اس شخص پر حملہ کرنے کی کوشش کرے جو خدا تعالیٰ کی گود میں ہے۔ تو دوسرے لفظوں میں وہ خدا تعالیٰ پر حملہ کرے گا لیکن خدا تعالیٰ پر کسی صورت میں بھی حملہ نہیں کیا جا سکتا۔ پس جو خدا تعالیٰ کی گود میں ہو اسے نقصان پہنچانے کی خواہ کوئی لاکھ کوشش کرے۔ وہ ناکام رہے گا۔ اور ذلیل اور رسوا ہوگا۔

پس اس آیت کے ذریعہ

ہر مومن کو خوشخبری دی گئی ہے

کہ اسے خدا تعالیٰ کے قرب کا انتہائی مقام حاصل ہو سکتا ہے۔ چنانچہ یہی آیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی الہاماً نازل ہوئی ہے (تذکرہ ۳۰۰؟) اور پھر آپ کو یہ بھی الہام ہوا ہے۔ کہ

سمّیتک المتوکل
(تذکرہ طبع دوم ۲۴۵)

یعنی میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے۔ متوکل کے معنے ہوتے ہیں۔ وہ شخص جو اپنا سارا کام خدا تعالیٰ کے سپرد کر دے اور دنیٰ فتدلّٰی میں بھی ایسا شخص اس مقام تک پہونچ جاتا ہے۔ جہاں وہ ہر قسم کے حملوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ اسے اپنی گود میں اُٹھا لیتا ہے۔ گویا اس آیت میں

حقیقی مقام توکّل

کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ لیکن یہ مقام عام توکّل کے مقام سے بہت بلند ہے اس لئے کہ عام متوکل تو خود کہتا ہے کہ میں اپنے سارے کام خدا تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ مگر دنیٰ فتدلّٰی میں جس مقام توکل کا ذکر ہے۔ اس کے متعلق خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ میں اس کے سارے کام اپنے ذمہ لیتا ہوں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ان دونوں میں

بہت بڑا فرق ہے

اچھا متوکل بہر حال وہی ہوگا۔ جس کے متعلق خدا تعالیٰ خود کہے کہ میں نے اس کے سارے کام اپنے ذمہ لے لئے ہیں۔ کیونکہ اس کے کسی کام میں بھی روک واقع نہیں ہو سکتی۔

اعلان نکاح

مورخہ ۱/۱۰/۵۷ کو محترم جناب مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے بعد نماز ظہر وعصر مسجد مبارک قادیان میں محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ بنت مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب آف چنتہ کنٹہ کا نکاح مرزا احمد اللہ بیگ صاحب ولد مرزا دلاور علی بیگ صاحب آف حیدر آباد سے بعوض دو ہزار روپیہ مہر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے موجب برکت و مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

مکرم سیٹھ صاحب نے اس موقعہ پر مبلغ پانچ روپیہ بطور اعانت اخبار بدر کو مرحمت فرمائے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء (مینیجر)

درخواست دعا۔ حضرت سیٹھ محمد عبد الحی صاحب آف یادگیر عرصہ دراز سے مرض دمہ میں مبتلا ہیں جملہ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت انکی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان

(بقیہ صفحہ نمبر ۲)

سنا کر آپ کا صوفی بزرگ اور ولی اللہ ہونا ثابت کیا۔ اور بابا نانک جی قرآن کریم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے بارہ میں جو عقیدت مندانہ اور شیعہ خیالات کا اظہار فرمایا تھا۔ بیان کئے اور باباجی کے اسوہ پر چلنے کی تاکید کی۔

مولانا محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ کی تقریر

مولوی سمیع اللہ صاحب کی تقریر کے بعد مولانا محمد سلیم صاحب فاضل نے "اسلامی اصول کی برتری" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ سب سے پہلے آپ نے مذاہب عالم اور پیشوایان مذاہب کے بارہ میں اسلامی تعلیم کی وضاحت فرمائی۔ کہ کسی بھی مذہبی پیشوا کی شان میں گستاخی اور بدگوئی اور استہزاء اسلامی تعلیم کی رو سے قطعاً ممنوع ہے اور اسلامی تعلیم نے اس کی عقلی دلیل یہ دی ہے کہ اگر ایسا کیا جائے تو دنیا سے امان اُٹھ جائے گی۔ اور ایک مذہب کے پیرو انتقاماً دوسرے مذہب اور اس کے پیشوا کی شان میں گستاخی کرنے لگ جائیں گے۔ اور یہ وہ اصول ہے۔ جو دنیا کے مذاہب کے درمیان حقیقی امن کا ضامن ہے۔

اس سلسلہ میں آپ نے دوسری بات یہ بیان فرمائی۔ کہ اسلام نے یہ حکم دیا ہے کہ حکومتِ وقت کی اطاعت اور فرمانبرداری کی جائے۔ اور بغاوت اور سرکشی نہ کی جائے۔ یہ اسلام کی ایسی تعلیم ہے کہ اگر سارے ممالک میں اس پر عملدرآمد ہو جائے۔ تو تمام حکومتیں اندرونی پریشانیوں سے نجات پا جائیں۔

آپ نے "مساوات" کی اسلامی تعلیم کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ رنگ و قوم اور نسل کا امتیاز کئے بغیر انسانوں کے اندر برابری اور برادری قائم کرنا ایک سنہری اصل ہے اور آج دنیا کے تمام ممالک اس کی شدت سے ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔ اور اگرچہ ابھی تک بعض مغربی اقوام نے رنگ و نسل کے امتیاز کو قائم رکھا ہوا ہے۔ مگر اس کے خلاف زبردست آواز اُٹھ چکی ہے۔ اور مستقبل قریب میں وہ قومیں بھی اس امتیاز اور تفریق کو ختم کرنے پر مجبور ہو جائیں گی۔

فاضل مقرر نے جبر و اکراہ۔ دختر کشی۔ شراب نوشی وغیرہ کے بارہ میں قرآنی تعلیم بیان کرتے ہوئے وضاحت کی کہ کیوں اسلام نے ان کو ناجائز قرار دیا ہے۔ اور ایک لمبے زمانہ تک شراب کو مفید اور جائز سمجھنے کے بعد اب بھارت اور مغربی اقوام اس کے انسداد کے لئے قوانین بنا رہی ہیں۔

آپ کی تقریر ایک گھنٹہ جاری رہی اور شام ساڑھے پانچ بجے جلسہ اگلے روز پر ملتوی ہو گیا۔ (باقی)

دعائے بلندی درجات

مورخہ ۵/۶ اکتوبر کی درمیانی شب میرے خسر حضرت چوہدری الٰہی بخش صاحب صحابی (سابق مالک اللہ بخش سٹیم ریس قادیان) وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کو مقبرہ بہشتی ربوہ میں صحابہ کے قطعہ خاص میں دفن کیا گیا احباب جماعت سے ان کے حق میں بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار مرزا ظہیر الدین منور احمد درویش قادیان

قادیان میں مستورات کا سالانہ جلسہ

منعقدہ ۷ر اکتوبر ۱۹۵۷ء

(از محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان):

حسب سابق مستورات کے لئے مولوی عبدالمغنی صاحب کی کوٹھی کے احاطہ میں جلسہ گاہ تیار کیا گیا تھا۔ چنانچہ اسی جگہ جلسہ کے تین دنوں میں دو دن یعنی ۶ر اکتوبر اور ۸ر اکتوبر کو مردانہ پروگرام لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ زنانہ جلسہ گاہ میں سنا گیا۔ اور ۷ر اکتوبر کو مستورات کا علیحدہ پروگرام تھا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

پہلا اجلاس

۷ر اکتوبر بروز پیر صبح دس بجے زیر صدارت بیگم صاحبہ ملک اسماعیل صاحب جلسہ کے پہلے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد محترمہ خورشید بیگم صاحبہ نے تربیت اولاد کے موضوع پر مضمون سنایا۔ انہوں نے بیان کیا کہ اولاد کی صحیح تربیت سے ہی قومیں ترقی کرتی ہیں۔ بچوں کی تربیت ماں کے سپرد ہوتی ہے۔ اس لئے ماؤں کو اس اہم ذمہ داری کو سمجھنا چاہیئے۔ اور بچے کی ولادت کے ساتھ ہی اس کی تربیت شروع کر دینی چاہیئے۔ اپنے مضمون کو جاری رکھتے ہوئے انہوں نے بہنوں کو انکی اہم ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی۔ اور بڑے بڑے لوگوں کی مثالیں دے کر بتایا کہ کس طرح ان کی ماؤں کی بہترین تربیت کے نتیجہ میں انہوں نے اتنی ترقی کی کہ آج قومیں ان پر فخر کرتی ہیں آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر وں سے حوالے لیکر وہ تمام امور بیان کئے جو ایک ماں کو اپنے بچے کی تربیت کے وقت مدنظر رکھنے چاہئیں اسکے بعد محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نے کلام محمود میں سے حضور کا کلام پڑھ کر سنایا۔ پھر مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ نے مستورات کی جلسہ گاہ میں تشریف لاکر پردہ کے انتظام کے اندر "اسلام میں عورت کا بلند مرتبہ" کے موضوع پر ایک گھنٹہ تقریر فرمائی۔ آپ نے آج سے چودہ سو سال قبل عرب کی حالت کا مفصل نقشہ کھینچ کر بتایا کہ جب آنحضرت صلعم کا ظہور ہوا۔ اس سے قبل عورت کی کوئی عزت نہ تھی۔ لیکن آپ نے بحیثیت بیوی بحیثیت بیٹی اور بحیثیت ماں کے جو عزت عورت کو بخشی اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ اور ایسا بلند مرتبہ عطا کیا کہ انسان کو رشک آتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمُ الطِّیْبُ وَالنِّسَاءُ ——— وَ قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ مجھے تمہارے دین میں تین چیزیں پسندیدہ ہیں خوشبو۔ عورتیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔ یہ وہ حدیث ہے جس پر عورت جس قدر فخر کرے کم ہے۔ پھر آپکا اپنی بیویوں سے بڑے بڑے کاموں میں مشورہ لینا حضرت فاطمہ رضؓ سے محبت۔ اپنی بیویوں کی تعلیم کی طرف توجہ۔ غرض بہت سے واقعات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام نے ہر زبانی اور ہر کام میں عورت کو مرد کے برابر حق دیا ہے۔ غرض آنحضرت صلعم نے اسلام کی تعلیم کے مطابق عورتوں کی تربیت بہترین رنگ میں فرمائی اور انکی عزت اور احترام کو قائم کیا۔

آخر میں محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ نے پیغام احمدیت کے موضوع پر مضمون پڑھا۔ آپ نے بتایا کہ لوگوں کے دلوں میں آجکل یہ غلط خیال پیدا ہو گیا ہے کہ احمدیت کوئی نیا مذہب ہے۔ احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں بلکہ احمدیت صرف اسلام کا نام ہے اور اسی کلمہ پر ایمان رکھتے ہیں اور الٰہی باتوں پر ایمان جنکو حضرت محمدؐ نے پیش کیا۔ آخر میں اس زمانہ کی ضرورت کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا ذکر کیا اور بتایا کہ آپ دنیا کے سامنے وہی پیغام دینے کے لئے آئے۔ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا تھا۔ ایک بجے جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس ٹھیک پونے تین بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم محترمہ اصغری بیگم صاحبہ مدراس نے کی۔ پھر محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ سکندرآباد نے نظم "اے قادیان دارالامان اونچا رہے تیرا نشان" بہت اچھی آواز سے پڑھی اسکے بعد محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نے مسلمان عورتوں کے کارنامے کے عنوان پر تقریر کی۔ انہوں نے اسلام سے قبل عورت کی حالت اور پھر آنحضرت صلعم کی بعثت کے بعد عورت کی جو قدر و منزلت ہوئی بیان کی۔ پھر حضرت خدیجہؓ۔ حضرت عائشہؓ۔ حضرت ام سلمیٰؓ۔ حضرت صفیہؓ۔ حضرت رابعہ بصری اور حضرت خولہ کے علم۔ بہادری شجاعت اور عقلمندی کے شاندار کارنامے سنائے۔

اس کے بعد ناصرات الاحمدیہ کی تین بچیوں نے ملکر "علیک الصلوٰۃ علیک السلام" نظم پڑھی۔ پھر خاکسار نے آنحضرت صلعم کی سیرت کے مختصر حالات آپ کے اعلیٰ اخلاق۔ آپکا بیویوں سے حسن سلوک اور غلاموں سے نیک سلوک کو بہنوں کے سامنے پیش کیا۔ پھر امۃ الرشید صاحبہ ملکانہ نے کلام محمود سے حضور کا کلام پڑھا۔

آخر میں محترمہ بیگم صاحبہ سیٹھ یوسف الہ دین سکندرآباد نے "دنیا کو ایک سچے مذہب کی کیوں ضرورت ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ سب سے پہلے آپ نے بتایا کہ مذہب کے معنے راستہ کے ہیں جس پر چل کر انسان ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچتا ہے۔ جس طرح زمین و آسمان میں رستے بنائے گئے ہیں۔ اسی طرح انسانی روح کے لئے بھی خدا تعالےٰ نے راستہ بنایا ہے پھر عرب کی حالت کا نقشہ کھینچ کر بتایا کہ اس وحشی قوم میں خدا تعالےٰ نے ہمارے پیارے آقا حضرت محمد صلعم کو پیدا کیا اور آپ نے ان وحشیوں کو نہ صرف انسان بنایا بلکہ کامل انسان بنا دیا۔ اور اسلام جیسا مذہب پھیلا کر ہمیں وہ کچھ سکھایا۔ جو کسی اور مذہب نے نہیں سکھایا۔ اسلام نے اس چیز پر سب سے زیادہ زور دیا ہے کہ آپ اپنی عقل اور فکر کو بروئے کار لائیں۔ اور مذہب کو خود پہچانیں۔ اس طرح آپ کو نہ صرف سچے مذہب کا علم ہوگا۔ بلکہ خدا تعالیٰ پر غور کرنے کی عادت پڑے گی۔ اور ظاہر ہے کہ جو خدا تعالےٰ پر غور کرے گا وہ فرد کامیاب ہو جائے گا۔ پھر آپ نے بتایا کہ اسلام اپنے پانچ ارکان کی وجہ سے مشہور ہے۔ اور یہی وہ پانچ ستون ہیں جن پر اسلام کی عمارت قائم ہے۔ پانچوں ارکان کی تفصیل بیان کر کے بتایا کہ جتنا آپ ان پر غور کریں گی ان کو سمجھ لیں گی۔ پھر آپ اسلام کو سمجھ کر اس طرح اس کو اپنائیں۔ جس طرح حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے اس دین کو پیش کیا۔

آخر میں محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ نے محترمہ صدر صاحبہ کی طرف سے بہنوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کے بعد پانچ بجے جلسہ ختم ہوا۔ جلسہ کی حاضری خاطر خواہ تھی۔ بعض غیر مسلم خواتین بھی تشریف لائیں انہیں لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

اسلام کا نظریہ سیاست

بہترین و کامیاب حقیقی نظام

(از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی)

جس طرح انسانی عقل کی بھول بھلیوں اور اس کے عجز نے انسان کے لئے الہام کی ضرورت پیدا کر رکھی ہے اسی طرح صحیح۔ کامل اور عالمگیر مذہب کے لئے دو باتوں کا ہونا اشد ضروری ہے۔

اول یہ کہ وہ انسان کی روحانی۔ اخلاقی تمدنی اور افرادی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مستقل سامان اپنے ساتھ رکھتا ہو۔

دوسرے اس کے دماغی و علمی ارتقاء کے لئے وسیع میدان۔ نیز اس کے مستقبل کی وقتی ضروریات اور بدل جانے والے حالات کی رفتار کے ساتھ ساتھ اس کے لئے اپنے اندر کافی گنجائش رکھتا ہو۔ اور وہ ان امور میں اسے پوری آزادی دیتا اور ان کے متعلق فیصلہ اس پر چھوڑتا ہو۔

اگر کوئی مذہب یا لائحہ عمل ان دونوں پہلوؤں کو مدنظر نہیں رکھتا۔ یا کوئی شخص یہ مطالبہ کرتا ہے کہ جملہ امور میں مستقل تعلیمات کے ساتھ بدل جانے والے حالات کے متعلق ایک ہی وقت میں مکمل تعلیم ہونی چاہیئے تو یہ اس کی غلطی ہے۔

دنیا کے جملہ مذاہب میں سے صرف اسلام ہی کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ الہامی ہونے کے علاوہ کامل اور عالمگیر ہونے کی وجہ سے صرف وہی انسانی زندگی کے جملہ شعبوں میں انسان کی کامل مستقل اور ضروری حد تک تفصیلی ہدایات کا ہمیشہ کے لئے محفوظ قانون اپنے ساتھ لے کر آیا ہے اس نے اس کے دماغی و علمی ارتقار کے لئے بھی ایک وسیع میدان کھلا چھوڑا ہے اور اسے اپنی آئندہ پیش آنے والی وقتی ضروریات اور بدلنے والے حالات کے لئے فیصلہ کرنے میں آزاد رکھا ہے چنانچہ اسلام نے الیوم اکملت لکم دینکم کہہ کر اس تکمیل کا خود اعلان کیا اور بتایا ہے کہ وہ انسان کی صرف روحانی ضروریات ہی کا کفیل نہیں بلکہ وہ دین ہونے کی وجہ سے قانونی لحاظ سے بھی ایک مکمل و مفصل ضابطہ حیات کا حامل ہے اور اس کے ارتقار و وسعت و آزادی کے پہلو کے متعلق بھی اس نے خود ہی اظہار کیا ہے۔ فرمایا ہے لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم کہ تم آئندہ پیش آنے والی تفصیلات کے متعلق سوالات نہ کیا کرو۔ تمہیں اس بارہ میں پوری آزادی دی گئی ہے۔ ان کے متعلق تم حسب حالات خود فیصلہ کر لیا کرو۔

پس چونکہ اسلام ایک کامل مکمل مستقل ضابطہ حیات ہے۔ اس لئے اس کے دیگر شعبوں کی طرح اس کا شعبہ سیاسیات بھی کامل اور بے نظیر ہے۔ دنیا کا کوئی دیگر مذہب یا غیر مذہبی نظام اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

اسلامی نظریہ سیاست کے بنیادی قوانین

اصل موضوع کے متعلق کچھ عرض کرنے سے قبل یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہ بتا دیا جائے کہ اسلام کے سیاسی نظریہ کی بنیاد کن قوانین پر ہے سو واضح رہے کہ اسلام کی اصل بنیاد قرآن کریم پر ہے۔ اور قرآن کریم کا نزول خاص طور پر دو زمانوں میں مقدر تھا۔ ایک عرب میں پہلی دفعہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ سے جبکہ تکمیل شریعت ہوئی۔ دوسرا مسیح موعود کے زمانہ میں جبکہ مسلمان اسے ترک کرنے والے اور اس سے غافل ہو جانے والے تھے۔ ایسے حالات کے لئے مسیح موعود کا یہ کام مقرر کیا گیا تھا کہ وہ آکر اسے نئی ضروریات اور وقت کے تقاضوں کے مطابق ڈھالے اور اس وقت کے دماغی و علمی ارتقار کے ماتحت اس سے نئے علوم اخذ کر کے پیش کرے۔

یہ امر ظاہر ہے کہ جب ایک چیز کی ضرورت باقی ہو مگر وہ خود موجود نہ ہو تو اس کے قائم مقام کی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خلافت راشدہ اور خلفاء راشدہ وشوریٰ خود بانیٔ اسلام علیہ السلام کی پیشگوئی وارشاد کے ماتحت معرض وجود میں آئی۔ آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔ کہ علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین (ترمذی) کہ تمہارے لئے خلفاء راشدین کے طریق کی اتباع لازمی ہے۔ اسی طرح آپ نے فرمایا تھا۔ کہ فیج اعوج کے زمانہ کے بعد مسیح موعود آئے گا۔ اور پھر خلافت منہاج نبوت پر قائم ہو گی۔ پس اسلام کے سیاسی نظام کی بنیاد حسب ذیل چیزیں ہیں۔

(۱) ان الحکم الا للہ کے ماتحت بالا مقتدر ہستی یا حاکم اعلیٰ جس کا نام اللہ ہے کا مقرر کردہ قانون قرآن۔ جس کا مضمون و الفاظ سبھی اس کی طرف سے ہیں۔ چونکہ اسی کی مرضی اور منشاء ہی سب کائنات عالم میں جاری و ساری ہے اور اس کی کوئی چیز بھی ایسی نہیں جس میں انسان کا کسی قسم کا بھی کوئی دخل ہو۔ اس لئے اس کا مقرر کردہ قانون انسان کی کامل راہنمائی کر سکتا ہے۔

(۲) اس کے قائم مقام یعنی نبی و رسول کا قانون سنت و عمل۔

(۳) اس نبی و رسول کا قانون احادیث

(۴) نبی کے قائم مقام خلفاء راشدین اور ان کا مقرر کردہ شوروی قانون

(۵) مجددین کا قانون جیسا کہ مسیح موعود کی بیان فرمودہ تشریحات ہیں جو کہ حاکم اعلیٰ کی ہدایات اور الہامات و تائیدات اور خداداد قابلیت کے ماتحت ان سے ظاہر ہوئیں۔

(۶) مسیح موعودؑ کے بعد قائم ہونے والی خلافت شوروی و تشریحی قانون۔

ان جملہ قوانین میں سے پہلا قانون اصل بنیادی چیز ہے۔ اور باقی سب اس کے ممد و معاون و شارح ہیں۔ اسلام کے نظریہ سیاست کا تعلق ان جملہ مذکورہ قوانین کے ساتھ ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ اسلام کا سیاسی نظریہ جو یہاں بیان ہو گا وہ حقیقی اسلام یعنی احمدیت کے نقطۂ نگاہ سے ہے۔ جو بعض امور میں دیگر مسلمانوں کے اس طبقہ کے ان قوانین سے کسی قدر مختلف ہے۔ جو رفتار زمانہ کے ساتھ ساتھ اسلام کے قوانین کی بلندیوں تک پرواز کرنے سے قاصر رہے ہیں۔

اب ہم اصل مضمون کو لیتے ہیں۔ تمدن کی کئی شاخیں ہیں۔

(۱) انسان کی مجردانہ اور خانگی داخلی زندگی جس میں انسان کا اپنے ماحول اور بیوی بچوں سے متعلق ہوتا ہے۔

(۲) آقا و غلام یا امیروں اور غریبوں کے تعلقات و حقوق۔

(۳) راعی و رعایا کے تعلقات و حقوق اور حکومت کے اندرونی معاملات۔

(۴) حکومت کے دوسری حکومتوں سے تعلقات و معاملات۔

اسلام کے سیاسی نظریہ کے اجزاء

ان میں سے آخری دو جز ہمارے پیش نظر مضمون سے براہ راست تعلق رکھتے ہیں۔

(۱) امور داخلہ یعنی اندرون ملک سیاسی معاملات کا انتظام کن کن بہترین طریقوں پر ہونا چاہیئے۔ اس حصہ میں حاکم و محکوم راعی و رعایا کے باہمی تعلقات زیر بحث آتے ہیں۔ اہل اسلام کا دوسرے اہل مذاہب سے کیا سلوک ہونا چاہیئے۔ اور کن کن اصولوں و بنیادوں پر قواعد و ضوابط مرتب کئے جائیں جن کے نتیجہ میں تمدنی مشکلات کا حل اور ملک میں حقیقی امن و امان اور راحت و سکون پیدا ہو۔

(۲) امور خارجہ۔ اسلامی حکومت و سلطنت دوسری حکومتوں و سلطنتوں سے کسی قسم کا معاملہ و برتاؤ کرے اور ان کے ساتھ کس قسم کے احسن تعلقات قائم ہوں اور اسلامی ملک کا دوسرے غیر اسلامی ممالک سے کس قسم کا معاملہ و سلوک ہو۔ جس سے وہ باہمی معاشرت و تعلقات کو سنوار سکیں جن کے نتیجہ میں دنیا میں امن و سکون و اطمینان پیدا ہو۔

حکومت سے مراد

اسلامی نقطۂ نگاہ سے حکومت سے کیا مراد ہے؟ اسلامی حکومت اس نیابتی اختیار کا نام ہے۔ جو حاکم اعلیٰ کے حکم اور اس کے مقررہ آئین کے ذریعہ سے سوسائٹی کے جملہ افراد کی طرف سے بحیثیت مجموعی اپنے مشترکہ حقوق و معاملات کی حفاظت کے لئے بذریعہ انتخاب کسی معتمد علیہ فرد کو سونپا جاتا ہے۔ اور وہ خود بخود کسی ذریعہ سے حاکم نہیں بنتا نہ یہ اختیار بطور ورثہ کے اسے ملتا ہے۔ پس اسلامی حکومت جمہوری نیابتی و انتخابی ہے

قرآن کریم نے ایسی حکومت کے لئے امانت کا نہایت شاندار اور جامع لفظ استعمال کر کے اس کی اصلیت و حقیقت کی طرف اشارہ کیا۔ اور اسے دیگر نظام ہائے سیاست سے ممتاز ظاہر کیا ہے۔ یہ اکیلا لفظ اسلامی حکومت کی تمام کیفیات اور اس کی خصوصیات کو بالکل نمایاں کر رہا ہے چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الیٰ اھلھا واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل ان اللہ نعما یعظکم بہ ان اللہ کان سمیعاً بصیرا (نساء)

حاکم اعلیٰ یعنی خدا تعالیٰ نے یہ حکم صادر فرمایا ہے کہ

(۱) عامۃ الناس اور رعایا کے جملہ افراد کو یہ بتایا جاتا ہے کہ حکومت ایک عظیم الشان امانت ہے اور وہ مستقل رہنے والی چیز نہیں۔ نہ وہ کسی کی ملکیت یا ورثہ ہے۔ اس کا کسی کے سپرد کرنا تمہارے اختیار میں دیا جاتا ہے۔ تم اسے اس کے اصل حقدار و اہل و قابل اعتماد فرد کے حوالہ کیا کرو۔ وہ اختیارات قیمتی چیز ہیں۔ ان کو ضائع ہونے سے بچانا تمہارا فرض ہے۔

۲۔ اس راعی و حاکم کو یہ حکم دیا جاتا ہے کہ تم حاکم بنائے جانے اور اختیارات سنبھالنے کے بعد ہمیشہ عدل و انصاف کو مدنظر رکھا کرو۔

یہ احکام نہایت ضروری اور مفید ہیں۔ چونکہ یہ تمہارے پاس بطور امانت ہیں۔ اس لئے انہیں پوری احتیاط کے ساتھ استعمال کر کے مرنے کے وقت واپس کرو۔ حکومت کی حفاظت کے ساتھ ساتھ اہل ملک کے حقوق کی نگہداشت تمہارے لئے لازمی امر ہے۔ تمہیں اسے نقصان پہنچانے کا حق یا اختیار نہیں۔ پس اس حکومت کا اصل الاصول حاکم کا انتخاب ہے۔ یہ اصول نہایت شاندار ہے۔ دنیا کی مصائب و مشکلات کو دور کرنے نیز اسے ترقیات کی شاہراہ پر ڈالنے اور دنیا میں حقیقی امن پیدا کرنے والا یہی طریق حکومت ہے۔ اس کی ناقدری و ناشکری سے ہمیں روکا جاتا ہے۔

اسلامی حکومت کا نقشہ

جس قابل ترین فرد کو پبلک بحیثیت مجموعی انتخاب کرے وہ ساری عمر کے لئے مستقل حاکم ہوتا ہے۔ وہ مغربی ممالک کے چند روزہ اور عارضی پریذیڈنٹوں کی طرح نہیں ہوتا۔

گو اس کا تقرر پبلک کے انتخاب سے عمل میں آتا ہے۔ مگر پبلک کو اسے معزول کرنے کا حق نہیں دیا گیا۔ پبلک کو اس انتخاب کا حق خدا تعالیٰ حاکم بالادست کی طرف سے ملا ہے اور وہی اسے معزول کرنے کا بھی حق رکھتا ہے۔ حکومت کے جملہ اختیارات و طاقتیں اس کے قبضہ قدرت و تصرف میں ہیں وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ اور پھر جس سے چاہتا ہے خود ہی واپس لے لیتا ہے۔ پبلک کا حاکم کو معزول یا برخاست کرنا غیر اسلامی مسئلہ ہے اسے اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

بعض مفکرین اسلام نے غلطی سے اس کی معزولی کا حق پبلک کو دینے کی کوشش کی ہے۔ ان کی یہ بات سراسر خلاف اسلام ہے۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکومت کے عہدہ سے معزولی کے مطالبہ پر فرمایا تھا:

مَا كُنْتُ لِاَخْلَعَ سِرْبَالًا سَرْبَلَنِيْهِ اللّٰهُ فتكون سنة من بعدى كلما كرة القوم امامهم خلعوه۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جو کرتہ مجھے پہنایا ہے میں اسے قطعاً اتارنے کے لئے تیار نہیں کیونکہ اگر میں ایسا کروں تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہمیشہ کے لئے قانون بن جائے گا۔ کہ جب بھی لوگ اپنے وقت کے امام سے ناراض ہوں گے۔ اسے اس کے عہدہ سے الگ کر دیا کریں گے۔ (العقد الفرید جلد ۲ صفحہ ۸۳)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معزولی سے انکار بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد کے ماتحت تھا جو آپ نے ان کو اس بارہ میں فرمایا تھا۔ ان اللہ یقمصک قمیصاً فان ارادک المنافقون علی خلعہ فلا تخلعہ (مسند احمد) کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو امارت کا ایک کرتہ پہنائے گا۔ منافقوں کے مطالبہ پر آپ اسے ہرگز نہ اتاریو۔

پس اسلام کا حاکم اپنے ساتھ آسمانی طاقت رکھتا ہے۔ اسے کبھی بھی پبلک معزول نہیں کر سکتی۔ اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے خاص تائید و نصرت حاصل ہے جس کا اسے وعدہ دیا گیا ہے۔

وہ بیت المال پر اپنی ذات کے لئے کسی قسم کا کوئی تصرف نہیں رکھتا۔ اسے صرف ملک و پبلک کی بہتری ہی کے لئے صرف کرنے کا مجاز ہے۔ وہ اسے اپنی ذاتی بڑائی یا اپنے خاندان و رشتہ داروں کی بڑائی کے حصول کے لئے مصرف میں نہیں لا سکتا۔

اسلامی حکومت کے سربراہ کے اختیارات

اس کے ہاتھ میں حکومت کے تمام اختیارات و طاقتیں ہیں۔ وہ مغربی شہنشاہیت کی طرح جملہ نام نہاد اختیارات رکھنے پر بھی بے دست و پا نہیں اور نہ وہ ان کی طرح برائے نام حاکم ہے۔ نہ ہی اسے آمریت میں ڈکٹیٹر شپ حاصل ہے کہ وہ الٰہی قانون سے بالا ہو کر اپنی مرضی سے اس کے مخالف کوئی الگ قانون بنا کر رائج کرے۔ مستقل معاملات میں وہ ایک مقررہ قانون کا پابند ہے۔ اور وقتی ضروریات کے لئے اس کی حکومت شورائی حکومت ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ حسب حالات ملک کی عام رائے کا شوریٰ کے ذریعہ سے علم حاصل کرتا رہے اسی طرح عام حالات میں اکثریت کی رائے کا احترام کرنا اور شوریٰ کے فیصلہ کی پابندی کرنا۔ سیاسی جنبہ داری اور پارٹی بازی سے بالا رہنا بے تعصب رائے کا اظہار اس کا کام ہے۔

چونکہ آخری ذمہ داری اسی کی ہے۔ اور پھر اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے خاص نصرت کا وعدہ بھی ہے۔ وہ خاص اہم معاملات و ضروریات کے وقت یہ اختیار رکھتا ہے کہ اپنے مشیروں کی رائے کو ناقص پانے کی صورت میں رد کر دے۔ شوریٰ کا فیصلہ بہرحال میں اس کے لئے ماننا لازمی نہیں۔ وہ شوریٰ کا فیصلہ رد کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ مگر وہ اس امر کے لئے پابند ہے کہ وہ اسلام کے مقرر کردہ قانون و نظام کے ماتحت رہے۔ اسے بدلنے کا اسے کوئی اختیار نہیں۔ وہ مجبور ہے کہ امور میں مشورہ کرے۔ اور اس کے بعد فیصلہ صادر کرے۔ شوریٰ اس کے لئے اس غرض سے ہے کہ وہ اپنی رائے کی حقیقت دوسروں کی رائے کے آئینہ میں دیکھ سکنے والے وہ بحیثیت انسان دوسرے انسانوں کے برابر ہے اور اسے ان پر کوئی علیحدہ مرتبہ و مقام حاصل نہیں۔ گو باعتبار سیاست اسے دوسرے تمام افراد پر ایک گونہ فوقیت حاصل ہے۔ اور وہ ان کا حاکم و سردار ہے۔ مگر اسے دوسروں پر ذاتی طور پر خواہ مخواہ حکومت کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔

حکومت کیلئے اصولی احکام

فرائض و ذمہ داریاں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ۔ کہ تم میں سے ہر فرد حاکم اعلیٰ کی طرف سے ذمہ دار ہے۔ اور وہ اپنی اس ذمہ داری کے متعلق اس کے سامنے جواب دہ ہے جو اس کی طرف سے اس کے سپرد کی گئی ہے۔ پس اس لحاظ سے حاکم اسلامی بھی اپنی ذمہ داریوں کے متعلق خدا تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہے۔ اس لئے اس کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہ ادا کرے اور ان میں کسی قسم کی کوتاہی یا زیادتی سے کام نہ لے۔ اس کے لئے لازم ہے کہ وہ پورے طور پر افراط اور تفریط کی راہوں سے بچے۔

اس کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ حکومت کو موروثی ہونے سے بچاوے۔ مالک کی مرضی اور اس کی مقرر کردہ ہدایات و قانون کے اندر رہے۔ اور اسی طرح دوسروں کو بھی اس کے اندر رکھنے کی پوری کوشش کرے۔ وہ وقتی ضروریات کے لئے قرآن کے اصلی مستقل قانون کے اندر رہ کر قانون سازی کر سکتا ہے مگر وہ اس میں کوئی رد و بدل نہیں کر سکتا۔ جو قانون وہ بنانا چاہتا ہے اس کا فیصلہ وہ شوریٰ کے ذریعہ سے کرے گا۔

اس کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ قومی کاموں کو ترقی دے۔ اس غرض کے لئے ضروری اسباب اور ذرائع مہیا کرے۔ اصلاحی و ترقیاتی سکیمیں اور پروگرام بنا کر کام کو آگے بڑھاوے۔ اندرونی نظام کو بہتر سے بہتر طور پر چلاوے۔ صلاح و خیر کو ہر وقت پیش نظر رکھے۔ تفرقہ و انتشار سے قوم و ملک کو بچاوے۔ جھگڑوں و پراگندگی، شیرازہ کے بکھرنے سے اسے محفوظ رکھے۔ ریاست کی بھلائی کا خیال اور برائی کی روک تھام فتنہ و فساد و بگاڑ کا سدباب کرنا اس کے لئے ضروری ہے۔

باہر کے حملوں سے نگرانی کرنا۔ رعایا کے علاج و معالجہ صحت و عافیت رہائش و مکان۔ خوراک نیز ہر قسم کی ضروریات زندگی کا خیال رکھنا علوم کی ضروریات کو پورا کرنا قومی تربیت اعلیٰ سے اعلیٰ رنگ میں سرانجام دینا اس کے اہم فرائض میں سے ہے۔

بہرحال قوم کی ہر طرح نگرانی و حفاظت اور مالک اصلی کے منشا کو پورا کرانے کے لئے جد و جہد اور قومی و ملکی امور کے استحکام بھی اس کے ذمہ ہیں۔

حاکم اعلیٰ کے قانون کے مخالف قانون بنانا تو ہر صورت میں اس کے لئے ممنوع ہے۔ اس کا اصل کام اس قانون کی تشریح ہے۔ اخلاقی اصولوں کی پابندی کرنا اور کرانا۔ عدل و انصاف۔ سچائی۔ دیانتداری کی پابندی۔ بد دیانتی سے پرہیز اور اس سے ملک کی حفاظت بیکاری کاہلی اور سستی کا ازالہ۔ وقار، قومی و ملکی مصالح کی بہتری و بہبودی۔ راعی و رعایا کے باہمی خوشگوار تعلقات۔ اعلیٰ سے اعلیٰ مراسم۔ دوسروں کا ضروری احترام۔ عہد و مواثیق کی پابندی مساوات۔ قول و عمل کی یکسانیت۔ انفرادی و اجتماعی فرائض کی یاددہانی۔ ادائیگی حقوق۔ ظلم و ستم و جور و جفا کا قلع قمع۔ لوگوں کو مشورہ دینے کا اہل بنانا۔ ووٹ کا صحیح استعمال کرنے کی اہلیت پیدا کرنا انسانیت کے حقوق کی حفاظت انسانی جان کا مناسب احترام۔ امن و امان اور کمزوروں کے حقوق کی ادائیگی اس کے عظیم الشان و اہم فرائض میں سے ہیں۔ یہ وہ اصول ہیں۔ جو ملک و قوم کے لئے نہایت ہی قیمتی اور مفید ہیں۔ باقی ان کے ساتھ اور بہت سی تفصیلات بھی دی گئی ہیں۔

گورنروں کا انتخاب اور ان کا مناسب تقرر بھی اس کے دائرہ اختیارات میں شامل ہے۔ مگر اس کے لئے رائے عامہ کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ اسی طرح گورنروں کی معزولی اور علیحدگی کا بھی اسے اختیار حاصل ہے۔ شوریٰ کے انتخاب اور گورنروں کے انتخاب کے متعلق ضروریات وقت کا لحاظ وہ خود ہی رکھے گا۔

بہرحال اسلام کا مذکورہ سیاسی نیابتی و انتخابی نظام اور طریق بہترین طریق حکومت ہے۔ جس سے دنیا کا کوئی طریق حکومت مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ طریق پارٹی بازی سے بالکل بالا ہے۔ اسلامی حاکم کسی پارٹی کی مدد کا محتاج نہیں۔ اس کے سامنے صرف ملک کے مصالح و فوائد ہیں نہ کہ ذاتی۔ اس لئے وہ اپنی تمام حیات میں حاکم رہتا ہے اور کسی وقت بھی وہ معزول نہیں ہو سکتا۔ وہ قوم و ملک کا بہترین چیدہ [illegible] ہے۔ اور ایسے اعلیٰ دماغ کو عقلاً بھی ترک کرنا نادانی ہے۔ اصل مستقل قانون یعنی قرآن کریم نے اسے ترک کرنے یا معزول کرنے کی ہدایت نہیں دی (باقی)

۱۷ اکتوبر ۵۷ء

مختلف مقامات پر سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کامیاب جلسے

مرکزی اعلان کے مطابق جملہ جماعتہائے ہندوستان نے ۱۵ ستمبر کو جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انعقاد کا اہتمام کیا۔ اور خدا کے فضل سے یہ جلسے ہر جگہ کامیاب رہے۔ اس اثناء میں چونکہ اخبار بدر کا جلسہ سالانہ نمبر شائع کیا گیا اس لئے ان بابرکت جلسوں کی رپورٹیں قدرے تاخیر سے شائع ہو رہی ہیں ——— (ایڈیٹر)

حیدر آباد و سکندر آباد

جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم حیدر آباد و سکندر آباد ہر دو جماعتوں نے مشترکہ طور پر مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۵۷ء بروز اتوار بوقت ۸ بجے تا ۱۰ بجے احمدیہ جوبلی ہال افضل گنج میں محترم غلام احمد خان صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ حیدر آباد آندھرا پردیش کی صدارت میں منعقد کیا۔ جلسہ کا اعلان مقامی چار روزناموں میں شائع کرایا گیا۔ علاوہ ازیں اردو۔ انگریزی اشتہارات بھی بغرض اعلان تقسیم کئے گئے۔ کلام پاک کی تلاوت سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز کیا گیا۔ نظم کے بعد خاکسار نے اپنی تقریر خیر مقدم میں بیان کیا۔ کہ آج کا دن ہم نے بین المذاہب اتفاق و اتحاد اور رواداری صلح و آشتی کے لئے مقرر کیا ہے۔ اس میں غیر مسلم احباب کو بھی شرکت کی دعوت دی ہے۔ تا وہ کم از کم علمی انسانی اور اخلاقی نقطۂ نگاہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے واقعات سنیں خود بھی فائدہ اُٹھائیں۔ نیز اُن لوگوں کی اصلاح کا موجب بنیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بوجہ ناواقفیت گالیاں دیتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ایسے جلسوں کی بنیاد جماعت احمدیہ ہی نے ڈالی ہے۔ بفضلہ تعالےٰ یہ تحریک مسلمانوں اور غیر مسلموں میں بہت مقبول اور کارآمد ثابت ہوئی۔ خدا ئے تعالیٰ ہمیں اس مقصد میں کامیاب فرمائے۔ تا اس ملک کو ہر طرح کا امن و سکون ملتا رہے۔ اور ملک ہمیشہ ترقی کرتا رہے۔ آمین۔

اس کے بعد مکرم سیٹھ علی محمد صاحب ایم۔ اے سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ سکندر آباد نے خاکسار کی تقریر کا ترجمہ انگریزی میں حاضرین کو سنایا۔ بعد ازاں مکرم حافظ صالح محمد صاحب ایم۔ ایس سی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک سے قرآن مجید کی متعدد آیات کی روشنی میں واقعات بیان فرمائے۔ موصوف کی تقریر کے بعد مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ کامل پر تقریر فرمائی۔ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو صفات الٰہی کا مظہر کامل ثابت فرمایا۔ اور قرآن مجید میں بیان شدہ چاروں اُم الصفات کو آپ کے عمل کے آئینہ میں پیش کر کے آپ کو اکمل ترین رہنما دین ثابت کیا۔

علاوہ ازیں مکرم گیانی ٹھاکر سنگھ صاحب پریذیڈنٹ گورودوارہ گولیگوڑہ حیدر آباد نے تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ تمام راستبازوں کے ایک جیسے حالات ہوتے ہیں۔ اور اُن پر غور کرنے سے فوراً پتہ چل جاتا ہے۔ کہ پیغمبرانہ سیرت کی حامل کونسی زندگی ہے سردار صاحب موصوف نے دوران تقریر میں فرمایا۔ میں نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حالات زندگی کا بھی مطالعہ کیا ہے۔ اور میں وثوق سے کہتا ہوں کہ آپ بھی یقیناً ایک ولی اللہ اور راستباز تھے۔ آپ نے کہا کہ میں صرف یہ حقیقت زبانی ہی بیان نہیں کر رہا ہوں۔ بلکہ میں اس بات کا تحریری اقرار بھی کرنے کے لئے تیار ہوں۔

محترم سردار صاحب کے بعد شری ایم ایس کوٹیشوار صاحب ایم اے کو لبیا پرنسپل محبوب کالج ہائی سکول سکندر آباد نے انگریزی میں ایک برجستہ تقریر کی جس میں کہا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر بیسویں صدی کے لوگوں کی رہنمائی کے لئے سوشل نقطۂ نگاہ سے روشنی ڈالوں گا۔ آپ نے عملی زندگی سے شروع کر کے تمام پہلوؤں پر عالمانہ تبصرہ کیا اور ثابت کیا کہ ان امور کے متعلق ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین تعلیم دی ہے۔ اور جو مسلمان آج کل بدحالی کا شکار ہیں وہ اسلام کی تعلیم سے برگشتہ ہو جانے کی وجہ سے پست ہو رہے ہیں یہ اسلام کا قصور نہیں بلکہ اُن کا اپنا ہے۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ اس صدی میں طرز حکومت جمہوریت کے رنگ کی ہے۔ مگر اس جمہوریت کو دنیا میں لانے کا سہرہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سر ہے۔ اور قرآن نے چودہ سو سال پیشتر دنیا میں ایک مشترکہ حکومت کا نظریہ پیش کیا جس پر آج کل یو۔ این۔ او کو چلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ وقت کی قلت کے مدنظر آپ نے مختصر مگر نہایت جامع تقریر فرمائی۔ جو تعلیم یافتہ طبقہ میں بہت پسندیدگی سے سُنی گئی۔

آخر میں صدر محترم نے تقاریر پر مختصر تبصرہ فرمایا۔ اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا گیا۔ دعا کے بعد جلسہ کی کارروائی ختم کی گئی۔

خاکسار محمد عبد الحی
سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن)

لجنہ اماء اللہ حیدر آباد دکن

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے اطلاع آنے پر جلسہ سیرت النبیؐ کا پروگرام تیار کیا گیا۔ اور اشتہار چھپوا کر تقسیم کئے گئے۔ ۱۵ ستمبر کو چونکہ مردانہ پروگرام تھا۔ اور جلسہ کرنے کی ایک ہی جگہ جوبلی ہال ہے۔ اس لئے عورتوں کا پروگرام ۱۶ ستمبر کو رکھا گیا۔ اور بفضلہ تعالےٰ جلسہ شاندار طریق پر کیا گیا۔ ٹھیک چار بجے زیر صدارت بیگم صاحبہ غلام احمد خان صاحب ایڈووکیٹ جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد سات مضامین سیرت آنحضرت صلعم کے متعلق اور پانچ نظمیں مختلف بہنوں نے پڑھیں آخر میں بیگم یوسف الدین صاحبہ سکندر آباد نے آنحضرت صلعم کی خصوصیت پر پُر جوش تقریر کی۔ جو بہت دلچسپی سے سنی گئی۔ اسی طرح بیگم صاحبہ غلام محمود صاحب نے سیرت طیبہ پر واضح روشنی ڈالی۔ دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ ۱۲ غیر احمدی خواتین جلسہ میں شریک ہوئیں

امۃ اللہ بشیرہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد دکن۔

لجنہ اماء اللہ بنارس

مرکز کے زیر ہدایت ۱۵ ستمبر کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا گیا۔ جلسہ تین گھنٹہ تک جاری رہا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے رسول کریم صلعم کی اجمالی صفات اور ان کی بعثت کے وقت عرب کی حالت پر روشنی ڈالی۔ پھر زینت السلام صاحبہ نے آنحضرت صلعم کے مقام محمود کے متعلق بتایا۔ پھر سلمیٰ سلطانہ صاحبہ نے رسول کریم صلعم کی "دُنیا بھری دعائیں" مضمون پڑھا۔ اور آخر میں سلمیٰ سلطانہ صاحبہ نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل رضؓ کی نظم "سلام بحضور سید الانامؐ" خوش الحانی سے سنائی۔ دعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

(نور السلام سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بنارس)

کیرنگ (اڑیسہ)

مرکزی ہدایت کے مطابق مورخہ ۱۵-۹-۵۷ کو یہاں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ جلسہ میں احمدی اور غیر احمدی احباب کے علاوہ ہندوؤں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ جلسہ نماز مغرب کے بعد شروع ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد جناب منشی ضیاء الدین خان صاحب نے تقریر کی۔ جس میں بیان کیا کہ صرف حضرت رسول کریم صلعم نے ہی بنی نوع انسان کو یکساں درجہ دیا ہے۔ اس کے ثبوت کے لئے قرآن کریم اور احادیث سے دلیلیں پیش کیں۔ مثال کے طور پر نماز کو پیش کر کے بتایا کہ اس میں بادشاہ اور رعایا کالے اور گورے۔ امیر اور غریب کا امتیاز نہیں کیا جاتا وغیرہ۔ بعد ازاں جناب مولوی شیخ علاء الدین صاحب بی۔ اے پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نے تقریر کی۔ ان کی تقریر کا موضوع تھا "اسلام میں رواداری" اپنی تقریر کو مؤثر طریقہ پر قرآن کریم احادیث اور تواریخ سے دلیلیں دیتے ہوئے ثابت کیا کہ جس قسم کی رواداری کی تعلیم حضرت رسول کریم صلعم نے دی ہے اس قسم کی تعلیم کسی اور مذہب میں نہیں ملتی۔ مسلمان تو مسلمان ہم دیکھتے ہیں کہ غیر مذاہب والے بھی اس تعلیم کو تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکے۔ اس کی مثال کے لئے ہندو مہندو لیڈروں کی آراء بیان کیں۔ بالآخر خاکسار نے تقریر کی۔ اور بتایا کہ حضرت رسول کریم صلعم عورتوں کے لئے کیا تعلیم لائے ہیں۔ اور آپ نے کس طرح اس پر عمل کر کے دنیا کو بتا دیا کہ عورتوں کے ساتھ اس طرح سلوک کرنا چاہیئے۔ وغیرہ اس کے ثبوت کے لئے خاکسار نے قرآن کریم احادیث اور تواریخ سے دلائل پیش کر کے ثابت کیا کہ عورتوں کے لئے اس قسم کی تعلیم سوائے حضرت رسول کریم صلعم کے اور کسی نبی نے نہیں دی۔ تقریر ختم کرنے کے بعد دعا پر رات کے ۹½ بجے جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار محسن خان دیہاتی مبلغ کیرنگ

دیودرگ (دکن)

حسب اعلان مرکز ۱۵ ستمبر ۱۹۵۷ء بروز یکشنبہ بعد نماز عشاء ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے جلسہ سیرت النبیؐ منایا گیا۔ جلسہ جناب مکرم عبد الحلیم صاحب سیکرٹری مال کی صدارت میں منعقد کیا گیا۔ جلسہ خاکسار کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا۔ بعدہٗ [illegible] صاحب شاکر نے [illegible] کے بعد ایک

پُر از معلومات تقریر حضور اقدس حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ کے متعلق کی ان کے بعد خاکسار نے حضورؐ کے اخلاق فاضلہ اور اعلیٰ کردار سے متعلق مختلف احادیث پیش کیں۔ اور پھر ایک اپنی لکھی ہوئی نظم سنائی۔

آخر پر جناب صدر صاحب مکرم عبدالحلیم صاحب نے آنحضور کی مختلف قربانیوں کو پیش کرتے ہوئے بتایا۔ کہ حضور صلعم کے اخلاق کو اپنائے بغیر دنیا صحیح امن و راہ مستقیم حاصل نہیں کر سکتی۔ آخر میں جلسہ دعا کے بعد اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں احمدی و غیر احمدی حضرات شریک تھے۔ غیر احمدی دوستوں کی اکثریت تھی۔ دعا فرمائیں کہ ہماری ان ناچیز کوششوں کو اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

دعاؤں کا طالب سیکرٹری مال دیومدگ

آسنور (کشمیر)

حسب پروگرام مرکز ۱۵ر ستمبر ۱۹۵۷ء کو آسنور میں جلسہ سیرت النبیؐ کا انتظام کیا گیا۔ مقامی غیر احمدی اور غیر مسلم معززین کو بھی دعوۃ دی گئی تھی۔ بعض غیر احمدی دوست شامل ہوئے۔ اور اچھا اثر لے گئے۔ الحمدللہ حاضری ساٹھ کے قریب تھی۔

تلاوت قرآن کریم صدر جلسہ مولوی حبیب اللہ صاحب صحابی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی۔ جملہ طلباء مدرسہ آسنور نے خوش الحانی سے بیان کی۔ سلام بحضور خیر الانام نائد مجلس خدام الاحمدیہ عبدالکریم صاحب ریشی نے پرسوز لہجہ میں پیش کیا۔ جس کے ہر بند کا آخری مصرعہ علیک الصلوٰۃ وعلیک السلام تمام حاضرین جلسہ بیک آواز دہراتے اور مجلس کو فرشتوں کے جوابی درود و سلام سے بابرکت بناتے تھے۔ ازاں بعد سید محمد یاسین صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ آسنور نے آنحضرت صلعم کے ارشادات گرامی دوبارہ حصول تعلیم و اصول تربیت واضح اور مدلل طور پر بیان کئے۔ جزاہ اللہ تعالےٰ اور خاکسار نے آنحضرت صلعم کی بعثت کا مقصد حضورؐ کے اپنے زبان کے مطابق اتمام مکارم اخلاق پر روشنی ڈالی۔ جس میں اول حضورؐ کا دعوےٰ پھر اس شاندار دعوے پر اول اللہ تعالےٰ کی عظیم المرتبت شہادت قرآن کریم سے۔ دوسری و تیسری شہادت انسانوں میں سے سب سے زیادہ راز دار حضورؐ کی ازواج مطہرات حضرت خدیجہؓ اور حضرت عائشہ رضؓ کی دفیع اور پھر چوتھی شہادت اس دجالی دور میں مسیح آخر زمان مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ عظیم شہادت جو حضورؑ نے عربی اردو نظم و نثر میں براہین قاطعہ کے ساتھ بیان فرمائی ہے پیش کی گئی۔

آخر میں جلسہ دعا پر برخواست ہوا۔

خاکسار عبدالواحد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ آسنور۔

بھدرک اڑیسہ

بفضلہ تعالیٰ مورخہ ۱۵ر ستمبر کو جماعت احمدیہ بھدرک کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بوقت شب منعقد ہوا۔ احباب جماعت کی کوشش سے غیر احمدی دوست نیز چند ہندو احباب بھی شریک ہوئے۔ اردو اور اڑیہ ہر دو زبان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعتیہ نظمیں پڑھی گئیں۔ خاکسار نے اس قسم کے جلسہ کے انعقاد کی غرض و غایت بیان کی۔ بعدہٗ مکرم جناب مولوی سید صمصام علی خاں صاحب نے سامعین کے مذاق کو ملحوظ رکھتے ہوئے اُن کی خواہش پر اردو میں پھر اُڑیہ زبان میں تقریر کی۔ رات تقریباً ۱۱½ بجے بخیر و خوبی جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ خاکسار

سید محمد زکریا احمدی عفاعنہ صدر جماعت احمدیہ بھدرک (اڑیسہ)

جماعت احمدیہ چارکوٹ

مورخہ ۱۵/۹/۵۷ کو جماعت احمدیہ چارکوٹ کی طرف سے جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیر صدارت مکرم جناب محمد حسین صاحب صدر نیشنل کانفرنس ویری اریوٹ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور آپ کی قبل از نبوت زندگی کے واقعات بیان کئے اور پھر بعد از نبوت جس عزم اور استقلال کے ساتھ آپ نے دنیا تک پیغام حق پہنچایا اور جن مصائب اور مشکلات میں سے گذر کر آپ نے تبلیغی کام سرانجام دیا بیان کئے۔ اسکے بعد مکرم جناب محمد شفیع صاحب سیکرٹری تبلیغ و امور عامہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور اس کے کارنامے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آپ سے محبت و عشق پر روشنی ڈالی۔

اسکے بعد مکرم جناب بشیر محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چارکوٹ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کائنات پر احسانات اور آپکی بنی نوع کے ساتھ سچی ہمدردی پر روشنی ڈالی۔

اسکے بعد خاکسار نے تمام دوستوں کی تشریف آوری کا شکریہ اور احمدیہ سکول چارکوٹ کے ساتھ تعاون اور تعلیم کو وسعت دلانے اور سکول کے چندہ کے متعلق تحریک کی۔ بعد دعا یہ جلسہ تقریباً ۲ بجے ختم ہوا۔

خاکسار شیخ حمید اللہ مبلغ علاقہ پونچھ بمقام چارکوٹ۔

رانچی میں سیرت النبی صلعم کا عظیم الشان جلسہ

مرکزی اعلان کے مطابق خاکسار کئی دنوں سے [illegible] کوشش کر رہا تھا۔ "سیرت النبیؐ" کا [illegible] تاریخ مقررہ پر یہاں منعقد کیا جائے۔ چنانچہ الحمد للہ ثم الحمد للہ خاکسار کو اس مقصد میں کامیابی ہوئی۔ بروقت مکرم و محترم جناب ایس۔ ایم احمد صاحب ایڈووکیٹ اور چیف ایڈیٹر The Sentinel Ranchi نے اپنے خداداد رسوخ سے کام لے کر کافی مدد پہنچائی۔ مورخہ ۱۵ر ستمبر ۷ بجے شام رانچی اردو پبلک لائبریری ہال میں بصدارت بابو دیگمبر رام صاحب چیئرمین مقامی میونسپلٹی اس مبارک جلسے کی کارروائی شروع ہوئی۔ تقریر کرنے والوں کا انتظام محترم جناب ایس۔ ایم۔ احمد صاحب ایڈووکیٹ اور خاکسار کے ذمہ تھا۔ جو خدا کے فضل سے ایڈووکیٹ صاحب کی کوشش اور خاکسار کی دوڑ دھوپ کے نتیجہ میں غیر متوقع طور پر صرف ایک دن پیشتر ہی انجام پا گیا۔ مکرم مولوی عباس حسن صاحب پلیڈر و صدر لائبریری ٹرسٹ اور دیگر اراکین لائبریری مذکور بھی قابل شکریہ ہیں۔ جنہوں نے ہمیں چند گھنٹہ کے نوٹس اس کام کی انجام دہی کے لئے مہیا کر دیا۔ پروفیسر لکڑا جو رانچی عیسائی مشن کے مشہور شخصیت کے مالک ہیں ان کے پاس پہنچا۔ جنہوں نے خاکسار کی درخواست کو منظور کرتے ہوئے سوانح پاک رسول کریمؐ پر تقریر کرنے کے لئے تیاری کر لی۔ اور بروقت جلسہ گاہ پہنچ بھی گئے۔ لیکن افسوس کہ اچانک ناگزیر حالات پیدا ہو جانے کی وجہ سے جلد واپس چلے گئے۔ حاضرین کی تعداد سینکڑوں کی تھی بلکہ امید سے بڑھ کر تھی۔ کیونکہ اُسی وقت "اسلامی جماعت" والوں کا ایک الگ جلسہ بھی قریب ہی ہو رہا تھا۔ سب سے اول تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم جناب حبیب اللہ صاحب پروفیسر لا کالج رانچی کی تقریر شروع ہوئی۔ آپ نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مکرم جناب مولانا ابوالبیان صاحب واعظ جہانگیری کھڑے ہوئے اور اپنے مخصوص انداز میں حضور اکرمؐ کے متعلق چند نعتیہ اشعار پڑھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات مختصراً بیان فرماتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالےٰ نے جو نور پیدا کیا ہے وہ کبھی نہیں بجھے گا اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اس کے بعد محترم محمد عباس صاحب وکیل غازی کی پُرجوش تقریر "صحیح اسلامی جمہوریت" پر ہوئی جس کو آج دنیا کی مختلف گورنمنٹیں اپنا رہی ہیں۔ آپ کی تقریر گو مختصر تھی لیکن نہایت پُرمغز ہونے پر دلچسپی کے ساتھ سنی گئی۔ اور حاضرین جلسہ بہت محظوظ ہوئے۔

بعدازاں مسٹر ہری کشن لال صاحب ایم۔ ایل۔ اے بہار سٹیج پر تشریف لائے۔ آپ نے اپنی تقریر دلپذیر میں سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و سوانح پاک کی حقیقت پر ایک بے مثال اور شاندار خیالات کا اظہار فرمایا۔ جو عام طور پر غیروں کی قلم اور زبان سے بہت مشکل سے سنے جاتے ہیں۔ آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے بیان فرمایا کہ جب جب بھی سنسار میں پاپ کا بازار گرم ہوتا ہے پرماتما بھگوان لوگوں کی اصلاح کے لئے ایک اوتار بھیجتا رہتا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ خدا کے رسول کا کام دنیا میں انسانیت قائم کرنا بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت محمد صاحبؐ کو جس وقت بھیجا گیا تمام دنیا کی حالت خراب تھی۔ اس لئے آپ کو ساری دنیا کی اصلاح کے لئے مامور کیا گیا۔ میرا اپنا وشواش ہے کہ آج سرکار جو کونسل میں جو بہت سے ایسے (Statesman) قانون پاس کئے جاتے ہیں اور جن کی وقتاً فوقتاً لوگوں کو ضرورت ہوتی رہتی ہے۔ اُنہیں اختیار کرنے اور اپنانے کے لئے حضرت محمد صاحبؐ آج چودہ سو سال پہلے صاف صاف بیان کر چکے تھے۔ اس وقت دنیا کے سوشل حالات ایسے پیدا ہو گئے ہیں۔ کہ میرا وشواش ہے کہ حضرت محمدؐ صاحب کی تعلیم اور بتائے ہوئے رستہ پر چل کر ہی ہم کامیاب ہو سکتے ہیں۔ پھر یہ بھی کہا کہ میرا وشواش ہے کہ آپؐ نے جو تعلیم دی ہے اس کو ہمیں تسلیم کر لینا چاہیئے۔ تاکہ ملک میں امن قائم ہو۔ آپؐ نے صحیح جمہوریت دنیا میں قائم کی ہے سوسائیٹی میں غلاموں کو جو عزت کی جگہ دی اسکی مثال کہیں نہیں ملتی۔ انسانی زندگی کے کوئی پہلو ایسے نہیں جن کے لئے آپ کی تعلیم مکمل نہ ہو۔ آپ کی تعریف کرنا گویا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ الغرض آپ کی تقریر جو انوکھی اور نرالی قسم کی سچائی پر مبنی تھی حاضرین میں کمال پسندیدگی کے ساتھ سنی گئی۔ اس کے بعد مکرم و محترم جناب سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ و چیف ایڈیٹر اخبار دی سنٹینل رانچی جن پر حاضرین جلسہ کی خاص نگاہ تھی نے سٹیج پر رونق افروز ہو کر اپنے مخصوص انداز میں بزبان انگریزی حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ایک پُرجوش اور شاندار تقریر فرمائی۔

(باقی [illegible])

اندرونِ ہند میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی

رپورٹ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی

بابت ماہ اگست ۱۹۵۷ء

تقسیم لٹریچر

عرصہ زیر رپورٹ میں جو نویں پہل کتاب کا باقیماندہ حصہ سکھ احباب میں تقسیم کیا. جو تعداد میں قریباً ۱۵۰ تھا۔ اسی طرح جنم اشٹمی کے موقع پر ٹریکٹ "دہی ہمارا کرشن" بزبان ہندی رام لیلا میدان میں تقسیم کیا۔ کئی احباب نے اس ٹریکٹ کی تعریف کی۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کے بارہ میں حالات دریافت کئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لائف بزبان انگریزی اور

Ahmadiyya movement

کی چند کاپیاں بھی احباب میں تقسیم کیں۔ جنم اشٹمی سے ایک روز قبل علاقہ دریا گنج میں خاکسار نے دہی ہمارا کرشن اور چند انگریزی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اس موقعہ پر بعض اہل علم اور اور سنجیدہ طبقہ سے ملاقات کی۔ سید آفتاب احمد صاحب احمدی کے مکان پر ایک بنگالی دوست سے مذہبیات پر بات چیت ہوئی۔ اور جماعت احمدیہ کی رواداری اور امن کی تعلیم سے وہ بہت متاثر ہوئے۔

اس ماہ ہندی۔ انگریزی و اردو کل تعداد ٹریکٹ جو تقسیم کئے قریباً ۲۴۰ ہے

تبلیغی دورہ

دہلی کے مختلف محلہ جات (خصوصاً وہ علاقے جو نئے بسے ہیں اور جن میں غیر مسلم زیادہ آباد ہیں) کا دورہ کیا۔ اور لٹریچر تقسیم کیا۔

حکومت کے افسران کو تبلیغ ماہ زیر رپورٹ میں حکومت کے صرف چار افسران سے مل سکا۔ ان کے علاوہ میونسپلٹی دہلی کے بلڈنگ انچارج سے عمارت کے نقشہ کے سلسلہ میں ملا۔ اور انہیں لٹریچر بھی دیا۔

تاجروں کو تبلیغ تقریباً بیس تجار حضرات سے ملا جن سے دس سکھ صاحبان ہیں انہیں کتاب بھی دی اور جماعت سے تعارف بھی کروایا۔

طلباء کو تبلیغ جملہ بیس طلباء کو جن میں سے چار طلباء دہلی کالج دہلی ۲ طلباء گورنمنٹ ہائی سکول دریا گنج پانچ عربی تعلیم حاصل کرنے والے طلباء. دو دہلی یونیورسٹی کے طلباء، اور نو سکھ طالب علم ہیں جنہیں جو نویں پہل دیئے۔ یہ سکھ طالب علم دو مرتبہ خاکسار کی جائے قیام پر بھی آئے۔ ان کو زیادہ دلچسپی اس وجہ سے ہوئی۔ کہ پرائمری میں ان کے استاد ایک مسلمان تھے جن کی وہ بے حد تعریف کرتے تھے.

ملاقاتیں قریباً ایک صد افراد ہندو سکھ مسلمان ایسے ہیں جن سے خاکسار ملا۔ ان سے زبانی بات چیت کی اور لٹریچر دیا اور قریباً ڈیڑھ صد افراد ایسے ہیں جنہیں صرف لٹریچر دیا. مسلمانوں میں سے چوہدری محمد یعقوب صاحب۔ حکیم عبد الرحیم صاحب خاندان شریفی۔ ڈاکٹر ملک صاحب زیر تبلیغ رہے۔ ہر سہ احباب علاوہ لٹریچر کے بدر و الفضل کا بھی مطالعہ کرتے رہے۔

مورخہ ۵۷-۸-۲ و مورخہ ۵۷-۸-۹ و ۵۷-۸-۱۶ اور ۵۷-۸-۲۳ و ۵۷-۸-۳۰ کے خطبات دہلی میں خاکسار نے دیئے۔ پہلے تین جمعوں میں حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات سنائے۔ اور آخری دو خطبوں میں خاکسار نے زبانی خطبے دیئے جن میں قرآن مجید کی بعض آیات کی تفسیر بیان کی۔

مضمون نویسی و مطالعہ

عرصہ زیر رپورٹ میں دو مضمون اخبار اہل حدیث کے مضمون کے جواب میں اخبار بدر کو بھجوائے جن میں سے ایک مضمون شائع ہو چکا ہے۔

اسی طرح ایک مضمون سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بدر کے خصوصی نمبر کے لئے بھجوایا۔ اس عرصہ میں علاوہ اخبارات کے چھ کتب کا بھی مطالعہ کیا۔ روزانہ ایک گھنٹہ کے لئے بعض حوالہ جات کی تلاش کے سلسلہ میں لائبریری میں جاتا رہا۔

تعلیم و تربیت

شیخ خادم حسین صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت کی دہلی سے کراچی واپسی پر ایک الوداعی پارٹی کا انتظام کیا گیا۔ جس میں جماعت کے سب دوست شریک ہوئے۔ اس موقع پر شیخ صاحب کو ایڈریس دیا گیا۔ اور ساتھ ہی خاکسار نے احباب جماعت کو یہ تحریک کی۔ کہ جہاں وہ اپنے ذاتی کاموں کے لئے وقت دیتے ہیں وہاں تبلیغ کے لئے بھی کچھ وقت صرف کریں۔ اسی طرح ہر دوست جمعہ کی نماز میں باقاعدگی سے شریک ہو۔ اور مہینہ میں دو بار تربیتی اجلاس کئے جائیں۔ جن میں سب دوست شریک ہوا کریں۔

متفرق

دہلی میں ہونے والی آل ریلیجنس کانفرنس میں شمولیت کے لئے پریذیڈنٹ آل انڈیا ریلیجنس کانفرنس کے نام چٹھی تحریر کی اور لٹریچر ارسال کیا۔

خاکسار

بشیر احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ نزیل کلکتہ

رپورٹ منجانب مولوی محمد ابو الوفاء صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ کالیکٹ مالابار

بابت ماہ اگست ۵۷ء

تقسیم لٹریچر

عرصہ زیر رپورٹ میں جماعت احمدیہ کالیکٹ نے دو ٹریکٹ ملیالم زبان میں شائع کئے ہیں۔ ان میں سے ایک محترم جناب مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری کے مقالہ "یاجوج ماجوج کی آخری جنگ" شائع شدہ رسالہ الفرقان کا ترجمہ ہے۔ اور دوسرا ٹریکٹ ہندو مذہب کی کتابوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں پیشگوئیوں پر ہے۔ اس کے علاوہ جماعت احمدیہ کالیکٹ نے اب دو ہزار کی تعداد میں ایک پمفلٹ شائع کیا ہے۔ اس کا مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پیشگوئی ہے جس میں ایک عالمگیر جنگ کا ذکر ہے۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ ان تمام واقعات کا مرکز شام ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پمفلٹ کا بہت اثر ہوا ہے۔ اور ہوگا انشاء اللہ۔ جماعت احمدیہ کالیکٹ نے مذکورہ بالا دونوں ٹریکٹ اور پمفلٹ کی کاپیاں کالیکٹ اور مضافات میں تقسیم کرنے کے علاوہ منارگھاٹ۔ پتاپریم۔ کرولائی۔ بڑاگرا وغیرہ جماعتوں کو بھی برائے تقسیم بھجوائی ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

دورے

بڑاگرا الانور۔ کنانور۔ پتاپریم کرولائی۔ کلیکنچیری۔ ترور۔ پرانتا کا دورہ کیا۔ مؤخر الذکر تینوں جگہوں پر جماعت قائم نہیں لیکن بعض احمدی دوست ان مقامات پر ملازمت کے سلسلہ میں رہتے ہیں۔ ان کے ذریعہ وہاں تبلیغ ہو رہی ہے۔ ان احمدی دوستوں کے بلانے پر عرصہ زیر رپورٹ میں ترور اور کلیکنچیری میں دو دو دفعہ اور پرانتا میں ایک دفعہ ویزٹ میں تبلیغ کیا۔ کلیکنچیری میں کے۔ پی زبیر صاحب نامی ایک احمدی دوست نے مجھے بلایا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھے رنگ میں تبلیغ ہوئی۔ اور زبیر صاحب مذکور کے زیر تبلیغ احباب سے مل کر ان کو احمدیت کے بارہ میں مزید معلومات بہم پہنچائیں۔ یہ جگہ کالیکٹ سے تقریباً تیس پینتیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ ترور اور پرانتا بھی نزدیک نزدیک چار چار پانچ پانچ میل کے فاصلہ پر ہیں۔ ترور میں مکرم ذی محمد صاحب بی۔ اے بی ٹی (احمدی) ہائی سکول میں معلم ہیں۔ ان کے ذریعہ بھی تبلیغ ہو رہی ہے ان دونوں صاحبان نے اس دفعہ تبلیغ میں بڑا تعاون کیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

سفر

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے کل ۴۲۶ میل سلسلہ کی غرض سے سفر کیا جس کی تفصیل یہ ہے:-

۱۷۸ میل بذریعہ ریل اور ۲۱۸ میل بذریعہ موٹر بس اور ۳۰ میل پیدل۔

تبلیغ بذریعہ انفرادی ملاقات

۲۹ افراد کو بذریعہ انفرادی ملاقات و گفتگو تبلیغ کی۔ ان میں تاجر، زمیندار اور ملازم غرض مختلف طبقہ کے آدمی شامل ہیں۔ تاجروں میں کالیکٹ کے جناب حاجی حسین صاحب اور ترور کے جمالیہ بزنس کے مالک محمد صاحب جو پولیٹیکل لیڈر بھی ہیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اول الذکر صاحب ابھی حال ہی میں حج کر کے واپس آئے ہیں۔ اور ہمارے کے [illegible] کویا صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کالیکٹ کے دوست ہیں۔ ان کی حج سے واپسی پر مبارکباد دینے اور تبلیغ کرنے کی غرض سے پریذیڈنٹ صاحب موصوف اور خاکسار ان کے گھر گیا۔ احمدیت کے بارہ میں بھی گفتگو ہوئی۔ اور بعض لٹریچر بھی ان کو قیمتاً دیئے اور دوبارہ ملنے کا وعدہ کیا۔ دوسرے صاحب نے بھی ہم سے بعض لٹریچر قیمتاً لئے اور خندہ پیشانی سے ملے اور دوبارہ ملنے کا وعدہ کیا۔ بعض اور دوست زیر تبلیغ ہیں جن کے جلد بیعت کر لینے کی امید ہے۔

خطبہ جمعہ

۲ر تاریخ کو اتا نور میں تقویٰ اور تزکیہ نفس کے موضوع پر خطبہ پڑھا۔ ۹ر تاریخ کو کالیکٹ میں خطبہ پڑھا جس میں دعا قربانی اور اخلاص میں ترقی کرنے کی تلقین کی ۱۶ر کو کرولائی میں جو خطبہ پڑھا۔ اس میں ہر قسم کی بدی سے بچنے اور ہر قسم کی نیکی میں حصہ لینے کی تلقین کی۔ ۲۳ر کو بڑاگرا میں جو خطبہ پڑھا اس میں ضرب اللہ مثلاً للذین آمنوا امراۃ فرعون .... وکانت من القانتین والی آیت کی تشریح کر کے بتایا کہ مومن کو دو قسم کے ابتلاء (باقی ۱۰ پر)

تقسیم و ترسیل لٹریچر

از دفتر مرکزی نشر و اشاعت دعوت و تبلیغ قادیان بابت ماہ اگست ۱۹۵۷ء

خدا تعالےٰ کے فضل سے مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ باوجود محدود ذرائع اور گونا گوں مشکلات کے اعلاء کلمہ اسلام اور تبلیغ دین میں مصروف ہے۔ صیغہ نشر و اشاعت کی تقسیم و ترسیل لٹریچر کی رپورٹ ذیل میں پیش ہے۔ احباب جماعت سے گذارش ہے کہ وہ اس کار خیر میں مرکز کی معاونت فرمائیں۔ اپنا چندہ نشر و اشاعت امانت "ن" نظارت دعوت و تبلیغ میں بھجوا کر تبلیغی جہاد میں شریک ہوں۔ جو احباب تبلیغی اغراض کے لئے لٹریچر منگوانا چاہیں یا کسی غیر احمدی یا غیر مسلم دوست کے نام بھجوانا چاہیں۔ وہ لٹریچر کا مطالبہ کرتے وقت یہ بھی تحریر فرمایا کریں کہ ڈاک خرچ کی رقم میں وی۔ پی بھجوا دیا جائے۔ تاکہ دفتر کو تعمیل میں سہولت رہے اور مرکز سے مالی بوجھ بھی ہلکا ہو جائے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

گوشوارہ نشر و اشاعت دفتر دعوت و تبلیغ قادیان ماہ اگست ۱۹۵۷ء

نام	تعداد
امن کے شہزادہ کا آخری پیغام (پیغام صلح)	۲۴
خصوصیات قرآن	۲۱
سیرۃ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انگلش	۶۵
تحریک احمدیت ہندوستان میں "	۱۱۲
کرشن اوتار کا پیغام ہندی	۱۱
تحریک احمدیت بھارت واسیوں کی نظر میں اردو	۵۲
عقائد و تعلیمات	۲
میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں انگلش	۲۹
سیرت مسیح موعود علیہ السلام اردو	۱۶
آسمانی تحفہ اردو	۹۴
" " گورمکھی	۲۵۹
" " ہندی	۸۹
دیس ہمارا کرشن ہندی	۲۵۲
تناسخ و آواگون	۲
اسلام اور اشتراکیت	۱۴
احمدی مسلمان ہیں	۹
اس زمانہ کے امام کو ماننا ضروری ہے	۱۶
اس زمانہ کے امام۔ خلیفہ اور مجدد کو پہچانو	۱۷
حکومت وقت اور جماعت احمدیہ	۱
ضرورت مذہب	۱
سیرت مسیح موعود علیہ السلام انگلش	۲۹
کرشن اوتار اردو	۱۰
زندہ اسلام	۱۸
حقیقی اسلام	۱۸
تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک	۵۰
یوزنیں کھل	۲۳۱
خاتم النبیین کے معنے	۱۱
محامد خاتم النبیین	۱۰
(مندرجہ بالا ٹریکٹ ہائے تقسیم کے بعد شائع شدہ ہیں)	
انسانیت کا محسن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (انگلش)	۷
ختم نبوت پر فیصلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۲
اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں	۱
پُر امید اور روشن مستقبل	۱
خدا تعالےٰ کا عظیم الشان پیغام	۱
گورو ہر سہائے کا قرآن گورمکھی	۱
سہر بھی اُٹھ سی مرد کا چیلا "	۱
بابا نانک اور اسلام علیکم	۱
پیغام صلح گورمکھی	۱
احمدیت کا سکھوں پر اثر	۱
تمام اقوام مذاہب کو الغالی چیلنج	۱
حیات و ممات	۲
سیٹھ شیخ حسن احمدی کی سوانح حیات	۱
ہمارے عقائد	۱
ہندو دھرم میں کثرت ازدواج ہندی	۱
اسلامی عبادات اردو	۱
حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے متعلق ایک اہم انکشاف	۳
مسیح ابن مریم ایک سو بیس سال تک زندہ رہے	۱
بابا نانک اور وحدانیت	۹
علمائے مصر کا فتوے	۵
علمی معجزہ	۲
الہدیٰ	۱
الفضل جوبلی نمبر	۱
ناقابل تسخیر قلعہ انگلش	۲
خلافت ثانیہ کا قیام	۵
قرآن کریم مترجم انگلش	۲
تمدن اسلام (خرید کردہ پرانا)	۱
نماز مترجم اردو "	۲
قاعدہ یسرنا القرآن "	۲
شان خاتم النبیین "	۱
اسلام اینڈ سلیوری انگلش "	۱
نظام نو انگلش "	۶
برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول (خرید کردہ پرانا)	۱
اسلامی اصول کی فلاسفی انگلش (خرید کردہ پرانا)	۱۱
اسلام میں اختلافات کا آغاز (خرید کردہ پرانا)	۱
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (خرید کردہ پرانا)	۲
کل میزان تقسیم لٹریچر	۱۶۱۴

مرمت مقامات مقدسہ اور احباب جماعت کا فرض

آپ کو معلوم ہوگا کہ گذشتہ دو تین سالوں کے سیلاب اور غیر معمولی بارشوں کے باعث قادیان کے مقامات مقدسہ کی عمارتوں کو کافی نقصان پہنچا ہے۔ اور ان کی مرمتوں کا کام ایک عرصہ سے متواتر مقامی طور پر جاری ہے۔ اس غرض کے لئے پیشتر ازیں بذریعہ اخبار بدر اور سرکلر نظارت ہذا خاص چندہ کی تحریک بھجواتے ہوئے احباب جماعت کو اس بابرکت کام میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ لیکن اخراجات کے مقابل پر ابھی تک آمد بہت کم ہوئی ہے۔ اس لئے یہ ضرورت پیدا ہوئی ہے کہ بذریعہ اخبار بدر جملہ احباب جماعت کو پھر تحریک کی جائے۔ کہ وہ قادیان کے مقامات مقدسہ کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس کی مرمت و تعمیر کے کاموں کے لئے زیادہ سے زیادہ چندہ دے کر اللہ تعالےٰ سے بہترین اجر کے مستحق بنیں۔

عہدے داران جماعت کو بھی چاہئے۔ کہ جماعت کے ہر فرد تک اس تحریک کو پہنچا کر ان سے وصولی اور وعدے حاصل کریں۔ اور کوشش کریں۔ کہ جماعت کا کوئی فرد اس تحریک میں شمولیت سے محروم نہ رہے۔

جو رقم اس مد میں وصول ہو وہ دیگر مرکزی چندہ جات کے ساتھ معطی احباب کی اسم وار فہرست کے ہمراہ مرکز میں بھجوائی جائیں۔ اور وعدہ کنندگان کے وعدوں سے بھی نظارت ہذا کو اطلاع دی جائے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ عہدے داران اور احباب جماعت کو اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال قادیان)

درخواست دعا برادرم مرزا مسعود احمد صاحب درویش کے سب بچے اور دونوں بیویاں ایک عرصہ سے سخت بیمار ہیں۔ اس وجہ سے وہ خود بھی بڑے پریشان ہیں۔ احباب جماعت ان سب کے لئے کامل شفایابی اور مرزا صاحب موصوف کی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے خصوصیت سے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ (ایڈیٹر بدر)

اندرون ہند میں تبلیغی مساعی

بقیہ صفحہ نمبر ۹

پیش آتے ہیں۔ ایک بیرونی اور دوسرا اندرونی۔ اور چاہئے کہ دونوں قسم کے ابتلاؤں میں ثابت قدمی اور استقامت اختیار کریں۔

تعلیم و تربیت

کالیکٹ میں اب یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہاں میری موجودگی میں روزانہ مغرب و عشاء کے درمیان درس قرآن ہوا کرے چنانچہ عرصہ زیر رپورٹ میں سورہ نور کا درس ختم ہوا ہے۔ اور اس کے علاوہ بھی تربیتی کلاس منعقد کر کے الفضل میں سے ضروری خبریں اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام وغیرہ سنایا کرتا ہوں۔ اس عرصہ میں کالیکٹ میں دو دن خاکسار کی صدارت میں مجلس خدام الاحمدیہ کے اجلاس ہوئے۔ جن میں خاکسار نے جو تقریریں کیں ان میں خدام کو خدمت خلق، اخلاق فاضلہ اور حقوق الوالدین کے بارہ میں نصیحت و تلقین کی۔ نیز سینما اور ناول کی برائی بیان کر کے وقت ضائع نہ کرنے اور معلومات میں اضافہ پیدا کرنے کی کوشش کرنے کی تلقین کی۔ اس کے علاوہ ۲۲ تاریخ کو پینگاڈی کی مجلس خدام الاحمدیہ کے اجلاس کی صدارت کی۔ اور نماز کی پابندی اور رفتار عمل کے بارہ میں تلقین و نصیحت کی۔ اور خدام نے اس جلسہ میں نماز باجماعت میں خدام کو زیادہ سے زیادہ شامل کرنے اور خدمت خلق اور تبلیغ کی بعض سکیموں پر غور کر کے بعض تجویزیں پاس کیں۔ کالیکٹ میں بعض طلباء مجھ سے عربی اور صرف نحو پڑھتے ہیں۔

اظہارِ حقیقت

جناب شبیر صاحب علی نگر مغل سرائے یوپی سے انگریزی میں میرے نام تحریر فرماتے ہیں۔ کہ:-

"مجھے آپ کا خط مورخہ ۱۰ ماہ حال معہ احمدیہ لٹریچر موصول ہؤا۔ میں نے لٹریچر کا مطالعہ کر لیا ہے۔ اگرچہ اس کے متعلق میرا اظہار رائے کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ تاہم احمدیت کے حالات سے باخبر رہنے کے لئے عرض کرتا ہوں کہ آپ کا مرسلہ لٹریچر بہت دلچسپ ہے اور مضامین کی ترتیب بہت ہی جاذب توجہ ہے۔ جس سے بالخصوص مبتدیوں کے لئے بلند اخلاقی سبق ملتے ہیں۔

ان دو کتابوں کے علاوہ میں نے اور بھی بہت سی کتابیں حضرت امام جماعت احمدیہ کی پڑھی ہیں۔ جن میں "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" نے مجھ پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ جس طریق پر احمدی حضرات اپنی زندگیاں گذار رہے ہیں وہ لٹریچر سے بھی زیادہ مؤثر ہے۔ میری خواہش ہے کہ میں آپ کے لٹریچر کے ذریعہ سے اس چیز کو معلوم کروں جو احمدیوں کو عقیدہ اور اعمال صالح کے لحاظ سے کامل مسلمان بناتی ہے"

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین

لوکل انجمن احمدیہ کی مجلس عاملہ کے ممبر ہونگے

جملہ پریذیڈنٹ صاحبان و امراء جماعت ہائے احمدیہ بھارت اور مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اپنے ریزولیوشن ۵۷۹ مورخہ ۱۲/۹/۵۹ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے ایک فیصلہ کو ریکارڈ کرتے ہوئے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ آئندہ کے لئے ہر مجلس خدام الاحمدیہ کا قائد مقامی جماعت کی مجلس عاملہ کا ممبر ہؤا کرے گا۔ اس کے متعلق صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن مذکورہ بالا کے الفاظ یہ ہیں:-

"ہر مجلس کا قائد وہاں کی لوکل انجمن احمدیہ کا ممبر ہؤا کرے گا"

نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

علاقہ میسور کا تبلیغی دورہ

نظارت ہذا کی طرف سے مکرم مولوی مبارک علی صاحب انچارج مبلغ میسور سٹیٹ کو میسور کی جماعتوں کے تبلیغی اور تربیتی دورہ کی غرض سے بھجوایا جا رہا ہے۔ مولوی صاحب موصوف تبلیغی اور تربیتی امور کی سرانجام دہی کے علاوہ چندہ جات کی وصولی اور خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ اور اطفال الاحمدیہ کی تنظیم و تربیت کے لئے بھی انتظام کریں گے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا جماعت ہائے میسور اور خصوصاً جملہ عہدے داران سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ مولوی صاحب موصوف سے پورا پورا تعاون کریں اور اُن کی آمد سے زیادہ فائدہ اُٹھائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

رانچی میں جلسہ سیرت النبیؐ

(بقیہ صفحہ نمبر ۸)

جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارک کے مختلف حالات و کوائف پر مشتمل تھی آپ کے اپنے اخبار "The Sentinel" میں بھی جلسہ کی روئداد مختصراً شائع کی جا رہی ہے۔

بالآخر صدر جلسہ بابو دیگمبر رام صاحب نے اپنی پُر مغز اور دلکش صدارتی تقریر میں فرمایا کہ بھگوان نے جو حضرت محمد صاحب کو کرپا کر کے دنیا میں بھیجا تھا۔ وہ کسی خاص قوم یا خاص دیش یا صرف عرب کے لئے نہیں تھا۔ بلکہ تمام دنیا کی قوموں کی اصلاح کے لئے آپ بھیجے گئے تھے آپ نے ہر قسم کی برائی کو دور کرنے کی کوشش کی اور اس میں شاندار طور پر کامیاب ہوتے گئے۔ اگر ہم آپ کی تعلیم پر عمل کریں۔ تو ہماری بہت سی مشکلات دور ہو سکتی ہیں۔ اور ہم چین و امن کی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ جلسہ کی ساری کارروائی لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ ہوئی۔ جس کے لئے محترم جناب ایس۔ ایم۔ احمد صاحب ایڈووکیٹ قابل صد شکریہ ہیں۔

اللہ تعالےٰ آپ کے اس جوش اور کام وہ بارمیں برکت عطا کرے۔

خاکسار سید صمصام الدین احمد کٹکی عفا عنہ مقیم رانچی

اذکروا موتٰکم بالخیر

مولوی سید انعام رسول صاحب کٹکی مرحوم کا ذکر خیر

مولوی سید انعام رسول صاحب مرحوم سونگھڑہ ضلع کٹک بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ مگر اس جگہ اختصاراً آپ کی کچھ صفات حسنہ کا ذکر کروں گا جو میرے علم اور مشاہدہ میں اس وقت ہیں۔ آپ جماعت کے ایک نہایت متقی، ممتاز اور مخلص فرد تھے۔ آپ عربی کے عالم باعمل اور سلسلہ کی کتب کا وسیع مطالعہ رکھتے تھے۔ نیکی اور تقوی اور خاندانی وجاہت کے سبب اپنوں اور بیگانوں میں سب جگہ عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ سلسلہ کے کاموں میں ہمیشہ نمایاں حصہ لیتے رہے۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی ہر تحریک میں نہ صرف خود بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے بلکہ اپنے گھر والوں اور دوسروں کو بھی حصہ لینے کی تلقین فرماتے۔ اسلام اور احمدیت کے لئے بہت دیرینہ رکھتے تھے۔ آپ کے دل میں احمدیت کے لئے غیرت بھی بڑی تھی۔ خواہ کتنا ہی بڑا آدمی ہوتا اسے حق کی تبلیغ کرنے سے نہ ہچکچاتے تھے۔ آپ کی اس دلیری اور حق گوئی کا سب پر بے انتہا اثر تھا۔

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی اطاعت اور فرمانبرداری کا جذبہ بدرجہ اتم آپ میں موجود تھا۔ خدا تعالے کی رضا اور حضور ایدہ اللہ تعالے کی خوشنودی کی خاطر کسی قرابتدار اور رشتہ دار کی بھی پرواہ نہ کرتے تھے۔ آپ نہایت اعلےٰ اخلاق کے مالک تھے جس کی وجہ سے سب لوگ بیحد گرویدہ تھے۔ جو کوئی ملاقات کے لئے آتا اُس سے نہایت تواضع سے پیش آتے۔ آپ کی طبیعت قدرے تیز تھی۔ لیکن دوستوں کی خوشی و غمی میں باقاعدہ شریک ہوتے۔ کسی کی آپس میں ناچاقی ہو جاتی تو اُسے حتی الوسع سُلجھانے کی کوشش کرتے۔ غریب دوستوں کا بہت ہی خیال رکھا کرتے تھے۔ اور اُن کی کسی نہ کسی طریقے سے امداد فرماتے رہتے۔

آپ موصی تھے وفات سے قبل اپنی زندگی میں حصہ جائداد اور ۱۹ سالہ تحریک جدید حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے بطول حیاۃ کی معرفت ادا کر چکے تھے

آپ اپنے خاندان میں احمدیت کے آدم تھے۔ آپ کا خاندان کافی بڑا تھا۔ آپ کی انتھک کوششوں سے سارا خاندان احمدیت کی آغوش میں آگیا۔ مہری تعلق میں ایک نسبتی بھائی برادر مرحوم حسن علی صاحب کے احمدیت کے قبول نہ کرنے کی وجہ سے آپ کو بڑا قلق تھا۔ خود بھی اور حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب پشاوری مرحومؓ کو بلا کر بڑی تبلیغ کی۔ بالآخر مرحوم بھائی نے شرح صدر سے احمدیت کو قبول فرمایا۔ آپ کو تبلیغ کی ایک دُھن لگی رہتی تھی۔ بھدرک اور کیندرہ پاڑہ کی جماعت آپکی مساعی کا نتیجہ ہے۔ کلام پاک سے بے حد تعلق تھا۔ ہر وقت زبان پر کلام پاک جاری رہتا تھا۔ غرض مولوی صاحب کی شخصیت۔ اُنکے اخلاق۔ اُنکی شفقت۔ اُن کا حسن سلوک اُن کا ہر کس و ناکس سے پیار و محبت۔ اُن کی مومنانہ زندگی۔ اُنکی پُر لطف اور پُر کشش اور پُر مذاق گفتگو۔ اُن کی خندہ پیشانی۔ اُنکی غیر معمولی محنت اور شفقت غرض اُن کی ہر خوبی خاص شان رکھتی تھی۔

اپنی ساری زندگی کلکتہ میں تجارت میں گذاری۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں آپ اور مولوی لطف الرحمٰن صاحب مرحوم کلکتہ میں صرف دو ہی شخص احمدی تھے۔ وہاں جب جماعت نے ترقی کی تو آپ وہاں کے پہلے صدر تھے۔ اور آخر عمر تک کلکتہ کی جماعت میں درس و تدریس کے علاوہ خطیب بھی رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی وفات کی خبر جب بذریعہ تار کلکتہ پہنچی اور ابھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کا انتخاب عمل میں نہ آیا تھا۔ آپنے فوراً حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت بذریعہ تار کی۔

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ حضرت مفتی صاحبؓ۔ حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحبؓ۔ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ۔ حضرت نانا جان میر ناصر نواب صاحبؓ۔ اور حضرت مولوی عبد الماجد صاحب بھاگلپوری سے بڑی عقیدت تھی۔

وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً اسی سال کی تھی۔ مرحوم اپنے پیچھے ایک لڑکی اور لڑکا یادگار چھوڑ کر اپنے رفیق اعلےٰ سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ [illegible] کے عقد میں ہے۔ لڑکا عزیز مکرم مولوی سید احمد رضی اللہ سلمہ اللہ سنٹرل اکسائز میں ملازم ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ وہ اپنے والد مرحوم کے نقش قدم پر چل کر احمدیت کے درخشندہ گوہر بنیں۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار خادم سید غلام احمد احمدی عفا اللہ عنہ آڈیٹر جماعت احمدیہ سونگھڑہ ضلع کٹک

جلسہ سالانہ کے موقعہ معززین کے پیغامات

جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر اندرون ملک اور بیرونجات سے متعدد پیغامات اور نیک خواہشات کا اظہار کرنے والے عائیہ تار موصول ہوئے جن کا ایک حصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

قاہرہ دمصر۔ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ قاہرہ دمصر۔
جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہم سب دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلسے کو کامیاب کرے اور تمام قوموں میں محبت، تعاون اور باہمی محبت و رحم بڑھائے۔ آپ کی کوششیں یقیناً آپ کے وسیع ملک ہندوستان کے لئے ترقی اور بہبودی میں زیادتی کا باعث ہوں گی۔ تمام حاضرین جلسہ کی خدمت میں السلام علیکم اور درخواست دعا۔

انڈونیشیا:۔ جماعت احمدیہ انڈونیشیا۔ خدا تعالیٰ نے جلسہ میں کامیابی عطا فرمائے حاضرین جلسہ کی خدمت میں السلام علیکم انڈونیشیا کی جماعتوں اور افراد کی ترقی کے لئے درخواست دعا۔

کولمبو سیلون:۔ حاضرین جلسہ کی خدمت میں جماعت سیلون کی طرف سے محبت بھرا السلام علیکم عرض ہے۔ کچھ دوست جلسہ پر حاضر ہونے کی خواہش رکھتے تھے۔ مگر انہیں پاسپورٹ نہ ملنے کی وجہ سے حاضری سے قاصر رہے۔ اس جگہ جماعت کی ترقی کے لئے خصوصیت سے دعا کی درخواست ہے۔

جناب ڈاکٹر سید محمود صاحب سابق وزیر خارجہ حکومت ہند نئی دہلی۔
آپ کے دعوت نامہ کا بہت بہت شکریہ۔ افسوس ہے کہ میں بوجہ مصروفیت جلسہ میں شامل نہیں ہو سکوں گا۔ میں اگرچہ احمدی نہیں ہوں۔ لیکن میرے دل میں حضرت خلیفۃ المسیح اور احمدیہ جماعت کے متعلق انتہائی طور پر احترام کے جذبات ہیں۔ بوجہ اس کے کہ وہ اسلام کے لئے بے لوث خدمات اور بے غرضانہ کام سرانجام دے رہے ہیں۔

مکرمی خواجہ حسن نظامی صاحب ثانی:۔ درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء نئی دہلی۔
"آپ لوگ ایسی عمدگی اور مستقل مزاجی سے تبلیغ کرتے ہیں کہ مجھے رشک آتا ہے۔ ... مجھے آپ کی جماعت کے بہت سے عقائد سے اختلاف ہے۔ لیکن یہ اختلافات اپنی جگہ ہیں۔ اور آپ لوگوں کی مستعدی اور اپنی جماعت کی خدمتوں کا اعتراف اپنی جگہ ہے۔ کوئی بھی انصاف پسند آدمی اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ قادیانی مبلغوں جیسے دھن کے پکے مبلغ بہت کم جماعتوں کو میسر ہیں۔"

شری پنڈت موہن لال صاحب فنانس منسٹر مشرقی پنجاب۔
جلسہ کے دعوت نامہ کا شکریہ۔ بوجہ کلو کی طرف دورہ کے پروگرام کے جلسہ میں شمولیت سے معذور ہوں۔

مسٹر آر۔ ایل۔ کپور صاحب انجنیئر میرٹھ۔
جلسہ میں شمولیت کے لئے دعوت نامہ کا شکریہ۔ بوجہ بیماری شمولیت سے معذور ہوں۔ جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا گو ہوں۔

مسٹر اے۔ ایم ڈاکر پنجاب نیشنل بنک دہلی۔
جلسہ کے دعوت نامے کا شکریہ۔ اس کی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں۔

کیپٹن جگت سنگھ صاحب اسسٹنٹ ریکروٹنگ آفیسر امرتسر۔
جلسہ کے دعوت نامہ کا شکریہ۔ بوجہ مصروفیت اس میں شمولیت سے معذرت خواہ ہوں۔

محترمہ مسز الزبتھ ایلن ولیمس صاحبہ چیڈنگلو
دعوت نامہ کا شکریہ۔ تمام حاضرین جلسہ کو اپنے احترام اور خلوص کے جذبات پہنچانے کی درخواست کرتی ہوں۔

مصنوعی چاند

۴ر اکتوبر سے فضائے آسمانی میں روس کی طرف سے چھوڑا ہوا ایک مصنوعی چاند۔ ۵۶۰ میل کی بلندی پر تقریباً ۱۸ ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گردش کر رہا ہے۔ اس کا قطر ۲۲ انچ اور وزن ۱۸۰ پونڈ ہے۔ اس میں ریڈیو اور دوسرے خودکار آلات نصب ہیں جن کے خفیہ پیغامات کو دنیا بھر میں ریکارڈ کیا جا رہا ہے۔ مصنوعی چاند فضاؤں میں چھوڑ کر روس نے دنیا کے تمام سائنس دانوں کے ایک دیرینہ خواب کو پورا کر دیا ہے کہ جو عرصہ سے فضائے بسیط اور کائنات کے رازہائے سربستہ کو جاننے کے لئے کوشاں ہیں۔ روسی سائنسدانوں کی اس کامیابی پر دنیا بھر کے سائنسدانوں اور لیڈروں نے مبارکباد دی ہے۔ بلاشبہ امریکہ سے کہ جہاں صدر آئزن ہاور کے اعلان کے مطابق دسمبر میں مصنوعی چاند چھوڑا جائے گا بازی لے گیا ہے۔ اخبارات میں اس مصنوعی چاند کے فوٹو بھی شائع ہوئے ہیں۔ اور کہا گیا ہے کہ مصنوعی چاند آکاش پر فتح میں انسان کا پہلا قدم ہے۔ اگلا قدم آکاش میں اسٹیشن کی تعمیر ہوگا۔ جہاں سے چاند کا سفر آسان ہو جائے گا۔

(پرتاپ ۱۴؍۱۰)

سلسلہ کتب اسلام

یعنی

اسلام کی پہلی، دوسری، تیسری، چوتھی اور پانچویں کتاب

مؤلفہ:۔ مولانا چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ

منظور شدہ نظارت تالیف و تصنیف

اس میں تمام ضروری اسلامی مسائل کی تفصیل، انبیاء کرام کے حالات، حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ پاک، خلفاء راشدینؓ کے سوانح حیات، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور معنوںؓ کے دونوں خلفاء کے پرکیف واقعات زندگی اختصار مگر جامعیت کیساتھ جمع کر دیئے گئے ہیں۔ ہر احمدی بچے، بچی، مرد اور عورت کو اپنی دینی معلومات کے لئے اس سلسلہ کتب کو خرید کر خود پڑھنا اور اپنے اقرباء کو پڑھوانا چاہیئے۔ یہ وقت کی اہم چیز ہے جس کا ہر احمدی کے گھر میں ہونا ضروری ہے۔ کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ ۴۲۰ صفحات۔ مگر عام اشاعت کی خاطر قیمت صرف دو روپیہ سیٹ رکھی گئی ہے۔ اور ایک درجن خریدار کیلئے ایک روپیہ بارہ آنہ ایک درجن سے زیادہ ایک سو سیٹ تک کے خریدار کے لئے ڈیڑھ روپیہ فی سیٹ کی قیمت ہوگی۔

خاکسار ابو المنیر محمد الدین مالا باری درویش کتب فروش قادیان ای پنجاب۔

قادیان کے قدیمی دواخانہ کے مفید مجربات

زد جام عشق کیمتی ادویہ سے مرکب بہترین ٹانک جو اعصاب کو تقویت دے کر جسم میں نئی طاقت پیدا کر دیتا ہے ایک ماہ کورس ۱۲/۸ روپے

تریاق سل یہ دوا سل کے مادہ کو دور کرتی ہے۔ پرانے بخاروں اور پرانی کھانسی کے لئے بہت مفید ہے۔
قیمت ایک ماہ کورس ۱۲/۸ روپے۔

حب مروارید عنبری دل و دماغ کی تقویت کی خاص دوا۔ دماغی تھکن کو دور کر کے طبیعت شگفتہ بناتی ہے دل کی کمزوری کے لئے خصوصیت سے مستعمل ہے۔ قیمت کورس چالیس روز ۱۶ روپے۔

نوٹ:۔ دیگر مفید اور زود اثر ادویات کی فہرست ہم سے مفت طلب کریں۔

ملنے کا پتہ:۔

پرچار یمی اوشدھالیہ (دواخانہ خدمت خلق) قادیان پنجاب

ہر ایک انسان کیلئے ضروری پیغام (بزبان اردو) کارڈ ۱ آنے پر مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

۸۰ صفحہ کا رسالہ مقصد زندگی و احکام ربانی کارڈ ۲ آنے پر مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن